

ان تصوف کے شریعتی اصولوں کے
میں جو کہ اس کے اندر کے اور قہری ہے

مجلس تحریک ترقی اسلام
ادوار عالیہ محمدیہ عسکریت میں

ان تصوف کے شریعتی اصولوں کے
میں جو کہ اس کے اندر کے اور قہری ہے

انصر و صفا

۱۔ صحیح اسلامی اصولوں کے
مقتضیٰ اسلام اور ان کی سکونیت
کامیابی و اشاعت و حفظ اسلام
سواء ایمان و شاعت علوم و دینیہ
بدریہ دارالعلوم عربیہ
۲۔ اصلاح رسوم و باتحار
شرعیہ اسلامیہ

مجلس الاسلام

جمہوریہ
مدنیہ
ظہور اتحاد و یکجہتی

شرح چندہ

معاونین سے
عوام سے
برادریا ملک عیسوی
تاریخ اشاعت
ہر تقریبی ماہ کی یکم کو پیر
پنجاب سے شائع ہوتا ہے
فیض آباد

جلد اول - بھیرہ پنجاب - ۵ ذوالحجہ ۱۳۵۸ھ - ۱۴ جنوری ۱۹۴۰ء - نمبر ۱

محمی فوج کا ترانہ

اعلامہ بیدار ہوئے صاحب تاج لاهی

اے شہسوار ملت و جاں باز سرگیت
ناموس مصطفیٰ کا جو پیدا سوال ہے
ڈٹ جا عدد کے سامنے ہاں سینہ تانکر
اللہ کے سوا کسی سے بھی خوف کھا
بڑھنے لگا تے شوشہ اٹھائے کینہ ور
پھر آج کفر و شرک اٹھانے لگا ہے سر
محبوب و جانفزا ہے محمد کا اسم پاک
آفاق کی فضاؤں میں اسلام ہو بلند
دن کو مولیت اسپ تو شب کو ہو جانماز
دونوں جہاں کی پائیکا تو سرخرازیں

ہاں زمرگاہ عشق میں توسن بڑھائے جا
ذوق جہاد میں قدم آگے بڑھائے جا
سینے پہ اسکی گولیاں بڑھ بڑھکے کھائے جا
باطل کی دھجیاں سرسیدیاں اڑائے جا
جانشین بھلیاں سرخسین گرائے جا
اس کا سر غرور تیرے دم ڈباٹے جا
سہر دل پہ اس کا نقش تقدس بٹھائے جا
نور خدا سے کفر کی ظلمت مٹائے جا
بازو کا کام روح کے دم سے بٹھائے جا
سر سرور امم کے قدم پر جھکائے جا

غریب ہیں تے اور یہی ایماں ہے تاج کا
سلطان دیں کے نام کا ڈنک بجاٹے جا

سربانی

کھالیں اور چمڑے فراہم کر کے دارالعلوم
عزیزہ جامع مسجد بھیرہ کے
مصارف کیلئے ارسال فرمائیں

ناظم مجلس تحریک ترقی اسلام حزب الاقصا

بھیرہ (پنجاب)

ملاحظہ

شمس الاسلام کا دور جدید اور ہماری معاونین
محکمہ حضرت قلیو اللہ احمد الدین صاحب سجادہ نشین اپنے مکتوب میں تحریر فرماتے ہیں۔

ترجید بہترین خدمات انجام دے رہے ہیں اب اپنی روش کو ترک نہ کریں۔ ان ملکی حالات پر تبصرہ ضرور ہوا کرے۔ اور دلچسپ مشائخ امتلاقیات وغیرہ پر حاصل کئے جائیں۔ اعراس ہنگامی پر انصار کی خدمات کے ساتھ حضور صاحب مزاد کے حالات اور موجودہ جہاد نشین کی دینی خدمات کی پیروی و پیش قدمی کرے۔ سر مقام کے انصار کو چاہئے کہ اپنے علاقہ کی روپوش فطرت اشاعت کم از کم مہینہ میں دو بار دفتر جریہ شمس الاسلام میں ارسال کیا کریں۔

امیر سر مولانا سید غلام محمد شاہ صاحب فاضل دیوبند متوطن دہرہ اسماعیل خان حال مدرس مدرسہ لصفۃ الحق شریف پورہ امرتسر تحریر فرماتے ہیں۔

”آج تک ہم سب کا جریہ شمس الاسلام نظر سے گذرا۔ اس کو پہلے بھی کئی نمبر دیکھے تھے طبیعت میں بے حد خوش پیدا ہوئی۔ اللہ تبارک و تعالیٰ جناب کی ان مساعی جلیلہ کو محو و فراموش نہ ہوئے۔ جلب کی جماعت کو کاغذیاب کرے اور حضرت کو بہت فیاضیہ عطا فرمائے۔

میں نے اچھی طرح مطالعہ کر کے سیرا سے تمام کی ہے اور اس رائے پر مجھے دلی یقین ہے کہ موجودہ دور کشمکش میں یہی جماعت حزب الانصار کامیاب ہوگی۔ اگرچہ انہوں نے کونہ کونہ کی ناقص شناسی نے اس جماعت کی ترقی میں آج روکا ہوا ڈال رکھی ہے۔

سرور دینی (رومی) معزز مجاہد آزاد سرور دینی کے مدیر صاحب نے جریہ شمس الاسلام کے اشتہار کے پیچھے حسب ذیل رائے کا اظہار فرمایا ہے۔

”مجھے خود جریہ شمس الاسلام کو دیکھنے کا اتفاق ٹوبہ مستطاف مذکرہ سے زیادہ توصیت کا سختی سمجھتا ہوں۔ بلکہ دین ملت کو ضرور منگوانا چاہئے۔

”آزاد“ مرقہ (اکتوبر ۱۹۳۷ء)

کمر و لکھا، جناب محمد بن صاحب چغتائی تحریر فرماتے ہیں کہ جریہ کی موجودہ پالیسی اسکی ہر لغزیزی و تقبولیت کا باعث بن رہی ہے۔

”وہا کہ (شکاں) ایم، اسے عزیز بہاری جنرل حزب تحریر فرماتے ہیں۔

”سنی مسلمانوں کی مذہبی بیداری کیلئے شمس الاسلام کی خدمات لائق تحسین ہیں انہیں کو آپ نے پہلے سے زیادہ دلچسپ اور مفید بنانے میں جس محنت سے کام لیا ہے۔ اللہ آپکا اجر دے گا۔ موجودہ پالیسی کے ساتھ سر جمیع انجمنیہ مسلم کو اتفاق ہے کاش سنی مسلمان اسلام کے اس پیچھے غلام کی پوری اعانت کر کے، سے نہتے دہرائے میں آپ کی اعاد کریں۔

انصار یعنی فوج محمدی کے سپاہیوں کا عمل

راولپنڈی ۷ جنوری بروز اتوار فوج محمدی کے سپاہیوں نے بیچ اپنے امیر عسکروں کے مورگاہ اور جھنڈہ میں پیدل مارچ کیا۔ فوج محمدی کے پہنچنے سے پہلے خطیب الامت حضرت مولانا مولوی مولانا حبیب صاحب و مولانا مولوی محمد شریف صاحب امام مسجد شاہ نظر دلوں پہنچ چکے تھے تمام مورگاہ اور اس کے ارد گرد کی آبادی تقریباً دوسرا آدمی جمع ہو چکے تھے ۱۷ بجے فوج محمدی مورچہ کے پیدل مارچ کرتی ہوئی مقصد مورگاہ پہنچ گئی ۱۲ بجے خطیب الامت حضرت مولانا نے رد فاکسیت میں سلسلہ تقریر شروع کیا جو بے حد موثر اور جاذب رہا بعد نماز ظہر مولانا مولوی محمد شریف صاحب نے بھی اسی موضوع پر سلسلہ تقریر شروع کیا اور جامع تقریر فرمائی۔ جلسہ کے اختتام پر حاضرین نے انصار المسلمین میں شامل ہونے کا اقرار کرتے ہوئے اپنے آپ کو فوج محمدی میں شامل کیا۔ اور میں آدمیوں نے نام لکھواہے مجلس انصار المسلمین باقاعدہ طور پر تمام کردی گئی اور اس کا ناظم فوج محمدی ان صاحب مقرر کئے گئے۔ مورگاہ سے خارج ہو کر موضع جھنڈہ پہنچے۔ وہاں پر بھی دش آدمیوں کی ہتھیاری کی گئی۔ عصر کی نماز فوج محمدی نے مرید خٹن ادا کی۔ سینکڑوں مسلمان فوج کے استقبال کے واسطے موجود تھے سات بجے شب ہجرت تمام دورہ سے واپس ہوئے اور آئندہ دورہ موضع بدھو منڈل حسن ابدال میں مرکزی جماعت کے مورگاہ (موضع) اختتام جلسہ ہرگز کان مصیبت زدہ سے اظہار ہمدردی کیا گیا۔ اور فوت شدگان کے لئے دعاؤں سے مغفرت کی گئی۔

راولپنڈی ۱۰ جنوری انصار المسلمین راولپنڈی انگلہ غلام محمد صاحب امیر العسکر فوج محمدی تحریر فرماتے ہیں کہ کرسس کی تعطیلات کے ایام میں بلیچ برادر دینی ایک باپنی علاقہ سون میں وارد ہوئی۔ موضع مرادوال میں انہوں نے اپنے مذہب کا پراگندہ کیا۔ مذکور کوئی خاص اثر ظاہر نہیں ہوا مگر وہاں سے یہ باپنی نوشتہ میں وارد ہوئی۔ مگر مسلمان نوشتہ کے دلوں پر ابھی تک مولانا ظہور احمد صاحب بگویی کی خاکساریت شکن تقریر کا اثر موجود ہے۔ اس لئے بلیچ باپنی اپنے مقاصد میں بری طرح ناکام رہی مسلمانوں نے ایمانی و دینی غیرت کی بنا پر نہ تو ان کا جلسہ ہونے دیا۔ اور نہ ہی انہیں شہر میں پر پڑ کرنے کی اجازت دی۔ وہاں سے ناکام ہو کر بلیچ والوں کو کسی اور تقریر میں جانے کا حوصلہ ہوا۔ اور پیچھے مڑو۔ ”عمل کرتی ہوئی واپس سرگودھ کی طرف کوچ کرنے پر مجبور ہو گئی۔

راولپنڈی ۱۵ جنوری۔ بروز جمعہ نماز اسلام کے عظیم الشان اجتماع میں خطیب الامت مولانا مولانا حبیب صاحب صدر انصار نے مصیبت زدگان ترکی کے ساتھ دلی ہمدردی کا اظہار کیا اور مسلمانوں کو زور زدگان کی اعانت کیلئے اپیل کیا کہ انہیں مسلمانانہ طریقہ کی طرف سے ترکوں کے ساتھ ہمدردی کا ریزولوشن پاس ہوا اور غازی خدمت انور صدر جمہوریت ترکیہ کو ہمدردی کا تار ارسال کرنے کا فیصلہ ہوا۔

تعلیم الاسلام

خدا کا ہزار ہا شکر ہے کہ دارالعلوم خنزیرہ بھیرہ شانت کامیابی سے جاری ہے اور اس کی شاخیں کئی مقامات پر قائم ہو چکی ہیں۔ حزب الانصار کو اس شاندار دینی خدمت کا فخر حاصل ہے۔ آج تک آٹھ سو طلبہ اس مدرسہ سے فیضیاب ہو چکے ہیں۔ دارالعلوم کی مالی حالت مستحکم کرنے اور سالانہ قرضہ ادا کرنے کے لئے معاونین کی خاص توجہ و کار ہے۔ قربانی کی کھالیں فراہم کرنے کی قیمت ہر دوپہر آٹھ تا نو بجے دارالعلوم خنزیرہ بھیرہ (جناب) ارسال فرمائی واریز کریں۔ ضلع شیخوپورہ کا مدرسہ بھی ترقی کر رہا ہے۔ واریز کریں اور ضلع شیخوپورہ کے مسلمانوں کو چاہئے کہ اس خالص دینی مدرسہ کو قائم رکھنے کے لئے حزب الانصار سے تعاون کریں۔

تبلیغ الاسلام

امیر حزب الانصار نے ہر ضروری سے اپنے ہر جہاد جریہ تک برحققت مولانا عبدالرحمن صاحب میا زئی سدا کیوہ، بکھر بار، شاہ پور چھاؤنی، جیون گوندل اور دھج کے علاقہ کا دورہ کیا۔ شاہ پور خیر شاہ جیون گوندل اور دھج میں شاندار اور کامیاب تبلیغی جلسے منعقد ہوئے۔ مولانا عید اللہ صاحب، حکیم حافظ محمد زید صاحب، مولانا عبدالحی صاحب ایم اے پر و نصیر نے شاہ پور میں اور جریہ میں خطبہ شان صاحب تحصیلہ ازبکستان اور حاجی میاں محمد صاحب نے موضع جیون گوندل میں حزب الانصار کے مقاصد کے ساتھ علی ہمدردی کا اظہار کیا۔

مولانا امیر شاہ صاحب نے اس عرصہ میں تحصیل سرگودھ کے دیہات کا دورہ کیا۔ اور مولانا حبیب اللہ صاحب آجکل ضلع گورداسپور و ضلع امرتسر کے دیہات میں تبلیغی خدمات انجام دے رہے ہیں۔

شاہ پور صدر سرگودھ کے خاکساروں کا ایک گروہ شاہ پور صدر و شہر میں اپنے مقاصد کی تبلیغ کے لئے وارد ہوا۔ مگر الحمد للہ کہ مسلمان شاہ پور کی غیرت ایمانی نے انہیں ناکام و نامراد واپس ہونے پر مجبور کیا۔

ٹیکسلا جناب حاجی جمال الدین صاحب موضع بدھو منڈل انگلہ جو کہ علاقہ بھری ایک ممتاز خادم اسلام تھے رضائے الہی فوت ہو گئے ہیں۔ تمام علاقوں کم و بیش دوسرا اشخاص نے نماز جنازہ میں شرکت فرمائی۔ جنہیں زور فوج محمدی کے باوردی رضا کار بھی زیر سرکردگی جناب شیخ عبدالعزیز صاحب امیر ٹیکسلا پانچ میل پیدل سفر کر کے شامل ہوئے۔

نماز جنازہ میں موضع ندا کے خاکسار بھی شامل تھے جنکو قبل از وقت نماز جنازہ علی الاعلان باسزکال دیا گیا۔ نماز جنازہ ادا کر چکے کے بعد انصار سپاہیوں نے ریمانوں فوج محمدی یعنی مرحوم کے قرضہ ازبکستان حاجی احمد الدین صاحب سے اجازت حاصل کر کے رات کے دس بجے تک ہمالان کے خورد و نوش کے انتظام میں سفر فرمایا بعد از فراغت رات کے گیارہ بجے ریلوے سٹیشن روانہ ہوئے گاڑی پر سوار ہو کر ٹیکسلا پہنچے انصار کے اس مل کا نتیجہ یہ ہوا کہ علاقہ بھری لوگ فوج محمدی کی تشریف کر رہے ہیں اور کئی ایک

راولپنڈی ۱۰ جنوری انصار المسلمین راولپنڈی انگلہ غلام محمد صاحب امیر العسکر فوج محمدی تحریر فرماتے ہیں کہ کرسس کی تعطیلات کے ایام میں بلیچ برادر دینی ایک باپنی علاقہ سون میں وارد ہوئی۔ موضع مرادوال میں انہوں نے اپنے مذہب کا پراگندہ کیا۔ مذکور کوئی خاص اثر ظاہر نہیں ہوا مگر وہاں سے یہ باپنی نوشتہ میں وارد ہوئی۔ مگر مسلمان نوشتہ کے دلوں پر ابھی تک مولانا ظہور احمد صاحب بگویی کی خاکساریت شکن تقریر کا اثر موجود ہے۔ اس لئے بلیچ باپنی اپنے مقاصد میں بری طرح ناکام رہی مسلمانوں نے ایمانی و دینی غیرت کی بنا پر نہ تو ان کا جلسہ ہونے دیا۔ اور نہ ہی انہیں شہر میں پر پڑ کرنے کی اجازت دی۔ وہاں سے ناکام ہو کر بلیچ والوں کو کسی اور تقریر میں جانے کا حوصلہ ہوا۔ اور پیچھے مڑو۔ ”عمل کرتی ہوئی واپس سرگودھ کی طرف کوچ کرنے پر مجبور ہو گئی۔

شمارہ ۱۹

بھیرہ - ۱۶ جنوری ۱۹۷۰ء

مسلم لیگ اور خاکسار خداوندان لیگ کی خدمت میں مؤدبانہ گزارش

(قسط پنجم)

خاکساروں کے فرائض

گزشتہ اشاعت میں ہم بیان کر چکے ہیں کہ مشرقی نے اپنے پیروں کے لئے حسب ذیل امور لازمی قرار دئے ہیں۔

۱۔ کسی سیاسی جماعت سے تعلق نہ رکھیں اور ملک کے سیاسی معاملات سے کامل طور پر علیحدہ رہیں۔

۲۔ سیاسی و مذہبی امور میں اپنے قائد (یعنی مشرقی) کی اندھی تقلید کرنا اور ہر جائز یا ناجائز حکم کی قوری تعمیل کرنا شرعی فرائض سمجھیں۔

۳۔ اپنے قائد (یعنی مشرقی) کو خدا کی مانند لاہوتک فی حکمہ و احسن کامصداق، لائشریک حاکم، ربانی اوصاف والہی حکم والاخطا اور گناہ کرنے کے ناقابل اور مطاع مطلق تسلیم کریں۔ اور اسکی اطاعت کو غیر مشروط طور پر قبول کریں (جبکہ غلط مذہب کے حوالوں سے ظاہر نہ ہو)۔

۴۔ امیر یا قائد پر اعتراض کرنے والا جبھی ہے لہذا امیر کے کسی حکم پر نکتہ چینی جائز نہیں۔

۵۔ ادارہ علیہ، مشرقی صاحب کے اقتدار کی ہر صورت سے اور انہیں مشرقی صاحب کے سوا اور کوئی شخص شریک نہیں۔ اور جب تک مشرقی صاحب خود دست برد نہ ہوں۔ دنیا کی کوئی طاقت بھی انہیں اس منصب جلیلہ سے علیحدہ نہیں کر سکتی۔

۶۔ مشرقی صاحب آج تک یہ کہتے رہے ہیں کہ خاکسار تحریک کا سیاسیات سے کوئی تعلق نہیں اور خاکسار مذہب کسی سیاست میں دخل نہ دینگے۔ مگر انہوں نے اپنے وعدہ

۷۔ یہ واضح رہے کہ انہوں نے ایم کے سوا کسی انسان کی عصمت کا قائل ہونا اور اسکی غیر مشروط اطاعت کو فرض قرار دینا ختم نبوت کے عقیدہ کے قطعاً منافی ہے۔ انہوں نے کلام کے بغیر اسکی مطاع مطلق تسلیم کرنا جائز نہیں اسلام میں امیر کی اطاعت مشروط ہے امیر کا جو حکم بھی شریعت کی واضح تصریحات کے خلاف ہو اسکی تعمیل منعاً جائز نہیں۔

کا اعلان نہیں کیا وہ آج بھی سیاسی فارمولے تیار کر کے سیاسی امور کی باگ ڈور اپنے ہاتھ میں لے رہے ہیں انہوں نے گزشتہ پانچ سال میں کئی دفعہ سیاسیات میں دخل دیا لہذا مشرقی صاحب کے رویہ سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ وہ خاکساروں کو سیاسی مجلس میں شرکت سے منع کر کے ان کی سیاسی شہمی کرنا چاہتے ہیں اور قوم کے ایک طبقہ کو اپنے ذاتی تجویز کردہ سیاسی پروگرام پر چلا کر مسلمانان ہند کے واحد سیاسی ڈکٹیٹر بننا چاہتے ہیں وہ جانتے ہیں کہ کسی سے مشورہ کے بغیر اپنی مرضی سے اسلامی سیاسیات پر اپنا ذاتی کنٹرول رکھیں۔ اس طرح مسلم لیگ اور دوسری اسلامی جماعتوں کو ختم کر کے اپنے "ادارہ علیہ" کے دست قدرت کے ذریعہ اپنے سیاسی عزائم کو پورا کریں۔

۸۔ مشرقی صاحب کے سیاسی عزائم (حکمی تفصیل آئندہ کے اقسامیں درج ہوگی) مسلمانوں کے لئے نجات کن اور ان کے ملی وجود کے لئے عظیم الشان خطرہ کا باعث ہیں۔

مشرق و نشان کا سہل

مشرق کے مذکورہ بالا عزائم سے ظاہر ہے کہ مشرقی صاحب مثلاً کے نقش قدم پر چل کر مسلمانوں کے مختار مطلق اور لائشریک حاکم بننا چاہتے ہیں دوسری طرف محمد علی جناح صاحب جانتے ہیں کہ کسانیکس اور گورنمنٹ مسلم لیگ کو مسلمانان ہند کی واحد نمائندہ جماعت تسلیم کر لے۔ احرار اور علماء مسلم لیگ کو اپنا نمائندہ تسلیم نہیں کرتے۔ اسی لئے ان بڑھن و تشیع سبب و شتم کی بوجھا لیکی حلقوں کی طرف سے نفرتی تھی۔ مگر تعجب ہے کہ اسی جرم کا ارتکاب اگر مشرقی صاحب کی طرف سے ہوتا تو ان سے باز و پس نک نہیں ہوتی بلکہ عام طور پر ارباب لیگ سر جگہ مشرقی کے اثر و اقتدار کو بڑھانے اور خاکساروں کی حوصلہ افزائی میں مصروف ہیں۔ خاکسار جماعت جہاں بھی قائم ہے وہاں مسلم عقیدت کار و کار و مفقود ہے اکثر مقامات پر خاکساروں نے منشیان کا ڈاکہ و جو ختم کر دیا ہے مشرقی صاحب مسلم لیگ سے بیزاری و علیحدگی کا اعلان کر چکے ہیں مسلم لیگ کو بے عمل جماعت اور اکابر لیگ کا ذکر بدترین سب و شتم سے کرتے رہتے ہیں مسلمانوں کی علیحدہ قومی تنظیم

کے مخالف ہیں۔ اس کے باوجود ارباب لیگ خاکسار تحریک کی حوصلہ افزائی میں مصروف ہیں بعض حلقوں میں لیگ کے اس طرز عمل سے یہ نتیجہ اخذ کیا جا رہا ہے کہ لیگ اور خاکسار ایک ہی ذہن کی شاخیں ہیں۔ اور کسی دشمن اسلام طاقت کا ہاتھ دونوں کی پشت پر ہے اس لئے مقاصد میں اختلاف کے باوجود مسلم لیگ کو خاکساروں کی مخالفت کی حرمت نہیں۔

ارباب لیگ کھینچے لمحہ فکر

ان حالات میں ارباب لیگ کا فرض ہے کہ خاکساروں کے متعلق اپنے طرز عمل پر دوبارہ غور کریں کیا لیگ یہ گوارا کر سکتی ہے کہ مسلمانوں کی سیاسی قسمت کی باگ ڈور اور ان کی کشتی و جہات کی ناخدائی ایسے شخص کے حوالہ کر دی جائے جو سیاسی دانش و بصیرت سے محروم ہے جو اپنے سوا کسی کو مسلمان نہیں سمجھتا جو سینزدہ صد سالہ اسلام کو کفر قرار دیکر اپنے مزعومہ طرز عمل کو ہی نبوی اسلام قرار دے رہا ہے جس نے مذہبی حلقوں کے خلاف محاذ جنگ قائم کر رکھا ہے جو اختیار نا اطلاق (ڈکٹیٹر شپ) کا اصول رائج کرنا چاہتا ہے جو مسلمانوں کی سر سیاسی جماعت راجہ جمعیت العلماء اہل بیت و مسلم لیگ) کا وجود ختم کر کے مسلم قوم کا واحد خود مختار امیر بنکر اپنے مخالفین سے انتہائی انتقام لینے کا فیصلہ کر چکا ہے۔ جو کسی جماعت سے مشورہ کے بغیر نئے سیاسی فارمولے تیار کر کے سیاست کے میدان میں نکلے تمام قوم کو اپنے نقش قدم پر چلا نا چاہتا ہے ارباب لیگ اس عظیم الشان خطرہ کے اسدا و کفرت جلد از جلد توجہ دیں ورنہ لفظی مسلم قوم کسی خود غرض انسان کے ہوس اقتدار و استبداد کا نشانہ ہو جائیگی۔ اور خاکساروں کی عسکری تنظیم مسلمانوں کے لئے حسن ابن صباح اور جونیوری۔ اور قلعہ خراسانی کی عسکری تنظیموں کی طرح وبال جان بن جائے گی تاریخ اپنے آپ کو دہرا رہی ہے۔ تلک الایام ند اولہا میں الناس کا منظر آنکھوں کے سامنے ہے تیرہ سو سال کی تاریخ کے اوراق ہمارے لئے درس عبرت ہیں۔

خاکساری تعلیم کا خلاصہ

مشرق صاحب اپنے ٹریکٹ غلط مذہب میں تحریر فرماتے ہیں۔

کرنا چاہتا ہوں میں چاہتا ہوں کہ پانچ لفظوں کے اندر اندر نہیں واضح کروں کہ خاکسار تحریک کیا ہے تم ان پانچ لفظوں کو یاد کر کے روئے عالم پر پھیلا دو۔ ان پانچ لفظوں کو ذہن باد مردہ یاد کی طرح اپنا تکیہ کلام نہالو۔ اور اگر اس کے بعد کوئی نہیں چلتے چلتے پوچھے کہ بھائی یہ خاکسار کیا ہے میں تو تم ان کو جواب دے سکوں نہیں بتانا چاہتا ہوں کہ خاکسار ہندوستان میں صرف اس لئے آئے ہیں کہ مولوی کا اسلام غلط ہے۔

خاکساروں کے ان پانچ لفظوں میں یا خاکساری اسلام کے ان ارکان خمسہ کو مد نظر رکھتے ہوئے کیا لیگ کا یہ فرض نہیں۔ کہ مسلمانوں میں مزید افتراق و خانہ جنگی برپا نہ ہونے دے اور ایک ایسی تحریک کو جو مزید افتراق کا باعث بن رہی ہے ملک میں نہ پھیلنے دے یا کم از کم مذہبی حلقوں کے ساتھ خاکساروں کی جنگ میں غیر جانبداری کی پالیسی پر عمل نہ کرے۔

بعض لوگ کہتے ہیں کہ خاکسار تحریک کسی کے خلاف نہیں کسی کے عقیدہ سے چھڑھڑا کر کرنا اس کا مقصد نہیں۔ اور خاکسار مسلمانوں میں اتفاق پیدا کر کے اسلام کے لئے غلبہ چاہتے ہیں۔

آدم سے پہلے

(از مولانا محمد حسین صاحب دہلوی)

دلفریبوں نے کہا جب بھی، نئی بات کہی
ایک نے دن کہا اور دوسرے نے رات کہی

انجیل شیعہ لاہور میں چند دن ہوئے ایک صاحب نے
لعنوان شیعہ آدم سے پہلے، مسطورہ مضمون تحریر فرمایا ہے۔ گو
عقلی اور اسناد لالی حیثیت سے اس کے جواب میں قلم اٹھانا حجت
کے مترادف ہے۔ لیکن اس کی عجیب و غریب گورہ شاہی منطق
اور قابل متحیر استدلال سے سامان لغزش پیدا کرنا یہ بھی
ستم ظریفی سے کم نہیں۔

استدلال کی طمانک
حجت و استدلال کے واحد اجارہ (اصحاب
اپنی مذہبی اور سیاسی قدرامت کا ثبوت
پیش کرتے ہوئے فرماتے ہیں، کنت
نביا و آدم بین الماء و الطین

(الحیث) سے ظاہر ہوتا ہے کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
آدم سے پہلے ہی تھے۔ اور نبوت کے لئے کتاب کا ہونا لازمی
ہے اور کتاب کیلئے منزل الہم کا وجود لازمی ہے۔ شیعہ کا
وجود بھی لازمی۔ کیونکہ نبوت کی صحیح تعلیم پر شیعہ ہی عامل ہیں
المنحصر، قربان جاؤں منطق و استدلال کی طمانک جناب
نے کسر صفائی سے توڑی ہے۔

اللہ اللہ۔ انسان اور حیوانات میں ماہر الامتیاز اللہ جل شانہ
نے عقل اور تمیز کو مقرر فرمایا ہے۔ اور جب انسان عقل سے
کنارہ کر لیتا ہے۔ تو اس میں اور ایک میل میں کوئی فرق نہیں
رہتا۔ سچ ہے عقل نبوت تو دلچہ سود۔

ناچیز اور حضرت مدیر شمس الاسلام بابک اللہ
لطیفہ سچ کا چند دن ہوئے بالفاظ قضا قدر خالق
سراجہ بر لصادم ہو گیا۔ بالوں بالوں میں مندرجہ بالا عنوان کا بھی
ذکر تھا۔ راقم نے تدریک کا ارادہ ظاہر کیا۔ تو دیر صاحب فرماتے
لگے۔ تم بھی ماٹھ دھو کر تہیوں کے پیچھے بڑ گئے ہو۔ بجاؤں نے
سچ تو کہا ہے میں نے دل میں خیال کیا شاید کتابوں میں کہیں
اس بات کا ذکر آگیا ہو۔ اور مجھے علم نہ ہو۔ میرے استفسار
پر فرمانے لگے کہ آدم سے پہلے اگر ان کا وجود نہ تھا تو ان کے
مورث اعلیٰ صاحب تو دنیا میں رونق افروز ہی تھے ان کی
دنیا میں حکومت موجود تھی جب میرے زمانہ شہادت سے۔

حاضرین یہ لطیفہ سن کر کھڑک گئے۔ چہ خوب
و الفضل ما شہدت جہ الاعلاء

سبائی فتنہ
خلیفہ اولی کے زمانے میں اسلام کو عراق
سبائی فتنہ اور یمن میں غلبہ حاصل ہوا۔ یمن کے یہودیوں
میں سے ایک عبداللہ بن سبا بھی تھے۔ چونکہ بڑے جاناں
اور مکار آدمی تھے، جان کے لئے پڑتے ہوئے دیکھ کر ایمان
لے آئے لیکن دل میں اسلام کی دشمنی کو پوشیدہ رکھا، اور
وقت کی تاک میں لگ گئے۔ اسلام روز بروز بڑھتا گیا، اور

ان حضرات کی مکاری کوئی رنگ نہ لاسکی۔ بالآخر حضرت
عثمان رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں محبت اہل بیت کی چادر اوڑھ کر نمودار
ہوئے اور درپردہ اصحاب تلمذ کی شان میں گستاخوں کا آغاز
کر دیا۔ ابن سبا کو ان مفسدانہ حرکات میں کامیابی حاصل ہوئی
سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کی شہادت کے بعد حضرت علی کرم اللہ
وجہہ نے تو ابن سبا کو بدائیں کی طرف حلا وطن کر دیا۔ مزید ملاحظہ
ہو علامہ ابو عمر گشتی جو لغات شیعہ میں سے ہیں۔ لکھتے ہیں۔

معرفة الاخبار الرجال مطبوعہ بیروت ذکر بعض اهل العلم
ان عبد الله بن سبا كان يهوديا يهوديا فاسلمه ووالى
عليه عليه السلام وكان يقول وهو ا على
يهودية في يوشع بن زون وصى موسى بالخلوا
فقال في اسلامه لحد وفات رسول الله صلى الله
عليه وسلم وواله في علي عليه السلام مثل ذلك
وكان اول من اشتهر بالقول بقرض امامه علي
واظهر البراءة من اعدائه وكما نشف مخالفيه
واكفرهم فمن ههنا قال من خالف الشيعة اصل
التشيع ماخوذ من اليهودية

یہی حضرت اس مذکورہ بالا بیان کی تائید طرہی کی روایت
سے بھی ہوتی ہے۔ فرماتے ہیں حضرت عثمان کی خلافت کے
زمانے بصرہ کے ریاکاروں نے گورہ کے خلاف چند آدمیوں نے
خلیفہ کو شکایت کی اور تبدیل کرالیا۔ اسی طرح سر امام کی شکایت
کرنی شروع کی۔ خلیفہ نے تنگ آکر ان کی شکایت پر کان دسنا
چھوڑ دیا اور اس جماعت کے دلوں میں خلافت کی طرف سے
لغض و عناد برپا کر دیا۔ جماعت کے سرکردہ لیڈروں نے
مصر و دمشق کے علاقہ جات کا دورہ کیا اور جن لوگوں کو بھی خلافت
کی طرف سے شکایت تھی۔ ساتھ ملا لیا۔ اور علی الاسلام
منافرت پھیلا کر شروع کر دی۔ انہیں وہ فہم کی سرحدوں کو بھی
عمور کے مصر میں اس نے جماعتی تشکیلات اختیار کر لی۔ اور
قتل عثمان رضی اللہ عنہ کے ارادہ سے مصر روانہ ہو گئے اور
ظاہر کیا کہ عمر عمرہ کرنے جا رہے ہیں۔ بعض روایات سے پتہ
چلتا ہے کہ اس جماعت کی تنظیم میں ابن سبا کی کوششوں
کو زیادہ دخل ہے۔

حقیقت
تاریخ کے منتشر اوراق کو اس میں منضبط کرنے
سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ اول اول میں یہ
ایک سیاسی اختلاف تھا جس کو حکومت وقت سے پوشیدہ
رکھتے ہوئے مؤثر اور کامیاب بنانے کے لئے جدید مذہب
کا طرہ اس کے سر پر باڈھ دیا۔ اور اس کے بانیوں نے اپنی
حدت طراز طبع سے عقائد باطلہ کا طوطا وضع کر کے محبت

المبیت کے سہرے زنجیر میں باز دھکے نیزے پر چڑھایا۔
تغویقواست برس زندگی تیرہ و تیار
کہ ابتداءش چنان است و انتہا ش چین
اور آج کل تو عراق اور ایران کے بہت ذی فہم مجتہد
حضرات نے اس بات پر ہر تصدیق ثبت کر دی ہے کہ یہ
سیاسی اختلاف تھا اور ضرورت وقت نے اس کو مذہب کا
جامہ پہنا دیا۔ چنانچہ ایران کے شیعہ مجتہدین کے فتاوے اور
شاہ ایران کی بدرا مغزی سے ایران میں سب صحابہ جرم قرار دیا
گیا ہے اور شیعوں اور سنیوں کے اختلافات ختم ہو رہے ہیں۔
سب سے اول نادر شاہ ایرانی نے صفویوں کی ایجاد کردہ بدعت
سے اختیاب کے احکام نافذ کئے۔ بعد ازاں ناصر الدین شاہ
قاجار کے عہد میں سب صحابہ جرم قرار دیا گیا۔ موجودہ
دو میں رضا شاہ پہلوی نے بدعت محرم، سیدہ کوئی، تہذیب داری
ذخیرہ کو بھی جرم قرار دے کر سنی و شیعہ جھگڑوں کو ختم کر دیا ہے
کاش ہندوستان کے شیعہ مجتہدین بھی اسی وسعت نظر سے
کام لیکر سنی و شیعہ اتحاد کے لئے کوئی اقدام کر لے۔ اور
سارے تیرہ سو سال کے گزشتہ سیاسی اختلافات کو زندہ
کر کے سواد اعظم کی دلآزاری کا سامان فراہم نہ کر کے آج خلافت
نہ تو سنیوں کے پاس ہے۔ اور نہ ہی شیعوں کے پاس۔ سچ ہے
ایک شامی خفی را از جلی ہشدار ہشش
اے گرفتار البکر و علی ہشدار ہشش

کشف التلبیس
مولفہ مولانا سید ولایت حسین
شاہ صاحب دہلوی یہ کتاب
شیعوں کے مشہور رسالہ "نور ایمان کے خواب میں لکھی گئی
ہے۔ شیعوں کا رسالہ لاکھوں کی تعداد میں طبع ہو کر سرشار باسنی
نوجوانوں کی گرامی کا باعث بن چکا ہے۔ شیعہ روسا کی طرف
سے سنیوں میں نفرت تقسیم ہوتا رہتا ہے۔ شیعوں کی اس ظلمت
کفر کا عقلی و نقلی دلائل سے مہذب سپر ایس بلین رو اس
کتاب میں موجود ہے۔ شیعوں کے تمام مطاعن و اعترافات کے
جوابات دئے گئے ہیں۔ قیمت حصہ اول ۴۰ روپے دوم ۴۰
حصہ سوم ۴۰ روپے بیکمل طلب کر لے قیمت ۱۲
دعوت اسلام مجید و پنجاب

ضروری گذارش

جن اصحاب کے نمبر خریداری ذیل میں درج ہیں۔ انکی مدت خریداری
ختم ہو چکی ہے۔ ایسے حضرات براہ کرم چندہ بذریعہ پی آر ڈر ارسال
فرمائیں اگر خدا خواست کسی وجہ سے آئندہ خریداری کا ارادہ نہ ہو تو بذریعہ
خط مطلع فرمائیں۔ ۱۵۸۴-۹۹۸-۱۵۸۵-۱۵۸۶-۱۵۸۷-۱۵۸۸
۱۵۸۹-۱۵۹۰-۱۵۹۱-۱۵۹۲-۱۵۹۳-۱۵۹۴-۱۵۹۵-۱۵۹۶-۱۵۹۷-۱۵۹۸-۱۵۹۹-۱۶۰۰
۱۶۰۱-۱۶۰۲-۱۶۰۳-۱۶۰۴-۱۶۰۵-۱۶۰۶-۱۶۰۷-۱۶۰۸-۱۶۰۹-۱۶۱۰-۱۶۱۱-۱۶۱۲-۱۶۱۳-۱۶۱۴-۱۶۱۵-۱۶۱۶-۱۶۱۷-۱۶۱۸-۱۶۱۹-۱۶۲۰-۱۶۲۱-۱۶۲۲-۱۶۲۳-۱۶۲۴-۱۶۲۵-۱۶۲۶-۱۶۲۷-۱۶۲۸-۱۶۲۹-۱۶۳۰-۱۶۳۱-۱۶۳۲-۱۶۳۳-۱۶۳۴-۱۶۳۵-۱۶۳۶-۱۶۳۷-۱۶۳۸-۱۶۳۹-۱۶۴۰-۱۶۴۱-۱۶۴۲-۱۶۴۳-۱۶۴۴-۱۶۴۵-۱۶۴۶-۱۶۴۷-۱۶۴۸-۱۶۴۹-۱۶۵۰-۱۶۵۱-۱۶۵۲-۱۶۵۳-۱۶۵۴-۱۶۵۵-۱۶۵۶-۱۶۵۷-۱۶۵۸-۱۶۵۹-۱۶۶۰-۱۶۶۱-۱۶۶۲-۱۶۶۳-۱۶۶۴-۱۶۶۵-۱۶۶۶-۱۶۶۷-۱۶۶۸-۱۶۶۹-۱۶۷۰-۱۶۷۱-۱۶۷۲-۱۶۷۳-۱۶۷۴-۱۶۷۵-۱۶۷۶-۱۶۷۷-۱۶۷۸-۱۶۷۹-۱۶۸۰-۱۶۸۱-۱۶۸۲-۱۶۸۳-۱۶۸۴-۱۶۸۵-۱۶۸۶-۱۶۸۷-۱۶۸۸-۱۶۸۹-۱۶۹۰-۱۶۹۱-۱۶۹۲-۱۶۹۳-۱۶۹۴-۱۶۹۵-۱۶۹۶-۱۶۹۷-۱۶۹۸-۱۶۹۹-۱۷۰۰-۱۷۰۱-۱۷۰۲-۱۷۰۳-۱۷۰۴-۱۷۰۵-۱۷۰۶-۱۷۰۷-۱۷۰۸-۱۷۰۹-۱۷۱۰-۱۷۱۱-۱۷۱۲-۱۷۱۳-۱۷۱۴-۱۷۱۵-۱۷۱۶-۱۷۱۷-۱۷۱۸-۱۷۱۹-۱۷۲۰-۱۷۲۱-۱۷۲۲-۱۷۲۳-۱۷۲۴-۱۷۲۵-۱۷۲۶-۱۷۲۷-۱۷۲۸-۱۷۲۹-۱۷۳۰-۱۷۳۱-۱۷۳۲-۱۷۳۳-۱۷۳۴-۱۷۳۵-۱۷۳۶-۱۷۳۷-۱۷۳۸-۱۷۳۹-۱۷۴۰-۱۷۴۱-۱۷۴۲-۱۷۴۳-۱۷۴۴-۱۷۴۵-۱۷۴۶-۱۷۴۷-۱۷۴۸-۱۷۴۹-۱۷۵۰-۱۷۵۱-۱۷۵۲-۱۷۵۳-۱۷۵۴-۱۷۵۵-۱۷۵۶-۱۷۵۷-۱۷۵۸-۱۷۵۹-۱۷۶۰-۱۷۶۱-۱۷۶۲-۱۷۶۳-۱۷۶۴-۱۷۶۵-۱۷۶۶-۱۷۶۷-۱۷۶۸-۱۷۶۹-۱۷۷۰-۱۷۷۱-۱۷۷۲-۱۷۷۳-۱۷۷۴-۱۷۷۵-۱۷۷۶-۱۷۷۷-۱۷۷۸-۱۷۷۹-۱۷۸۰-۱۷۸۱-۱۷۸۲-۱۷۸۳-۱۷۸۴-۱۷۸۵-۱۷۸۶-۱۷۸۷-۱۷۸۸-۱۷۸۹-۱۷۹۰-۱۷۹۱-۱۷۹۲-۱۷۹۳-۱۷۹۴-۱۷۹۵-۱۷۹۶-۱۷۹۷-۱۷۹۸-۱۷۹۹-۱۸۰۰-۱۸۰۱-۱۸۰۲-۱۸۰۳-۱۸۰۴-۱۸۰۵-۱۸۰۶-۱۸۰۷-۱۸۰۸-۱۸۰۹-۱۸۱۰-۱۸۱۱-۱۸۱۲-۱۸۱۳-۱۸۱۴-۱۸۱۵-۱۸۱۶-۱۸۱۷-۱۸۱۸-۱۸۱۹-۱۸۲۰-۱۸۲۱-۱۸۲۲-۱۸۲۳-۱۸۲۴-۱۸۲۵-۱۸۲۶-۱۸۲۷-۱۸۲۸-۱۸۲۹-۱۸۳۰-۱۸۳۱-۱۸۳۲-۱۸۳۳-۱۸۳۴-۱۸۳۵-۱۸۳۶-۱۸۳۷-۱۸۳۸-۱۸۳۹-۱۸۴۰-۱۸۴۱-۱۸۴۲-۱۸۴۳-۱۸۴۴-۱۸۴۵-۱۸۴۶-۱۸۴۷-۱۸۴۸-۱۸۴۹-۱۸۵۰-۱۸۵۱-۱۸۵۲-۱۸۵۳-۱۸۵۴-۱۸۵۵-۱۸۵۶-۱۸۵۷-۱۸۵۸-۱۸۵۹-۱۸۶۰-۱۸۶۱-۱۸۶۲-۱۸۶۳-۱۸۶۴-۱۸۶۵-۱۸۶۶-۱۸۶۷-۱۸۶۸-۱۸۶۹-۱۸۷۰-۱۸۷۱-۱۸۷۲-۱۸۷۳-۱۸۷۴-۱۸۷۵-۱۸۷۶-۱۸۷۷-۱۸۷۸-۱۸۷۹-۱۸۸۰-۱۸۸۱-۱۸۸۲-۱۸۸۳-۱۸۸۴-۱۸۸۵-۱۸۸۶-۱۸۸۷-۱۸۸۸-۱۸۸۹-۱۸۹۰-۱۸۹۱-۱۸۹۲-۱۸۹۳-۱۸۹۴-۱۸۹۵-۱۸۹۶-۱۸۹۷-۱۸۹۸-۱۸۹۹-۱۹۰۰-۱۹۰۱-۱۹۰۲-۱۹۰۳-۱۹۰۴-۱۹۰۵-۱۹۰۶-۱۹۰۷-۱۹۰۸-۱۹۰۹-۱۹۱۰-۱۹۱۱-۱۹۱۲-۱۹۱۳-۱۹۱۴-۱۹۱۵-۱۹۱۶-۱۹۱۷-۱۹۱۸-۱۹۱۹-۱۹۲۰-۱۹۲۱-۱۹۲۲-۱۹۲۳-۱۹۲۴-۱۹۲۵-۱۹۲۶-۱۹۲۷-۱۹۲۸-۱۹۲۹-۱۹۳۰-۱۹۳۱-۱۹۳۲-۱۹۳۳-۱۹۳۴-۱۹۳۵-۱۹۳۶-۱۹۳۷-۱۹۳۸-۱۹۳۹-۱۹۴۰-۱۹۴۱-۱۹۴۲-۱۹۴۳-۱۹۴۴-۱۹۴۵-۱۹۴۶-۱۹۴۷-۱۹۴۸-۱۹۴۹-۱۹۵۰-۱۹۵۱-۱۹۵۲-۱۹۵۳-۱۹۵۴-۱۹۵۵-۱۹۵۶-۱۹۵۷-۱۹۵۸-۱۹۵۹-۱۹۶۰-۱۹۶۱-۱۹۶۲-۱۹۶۳-۱۹۶۴-۱۹۶۵-۱۹۶۶-۱۹۶۷-۱۹۶۸-۱۹۶۹-۱۹۷۰-۱۹۷۱-۱۹۷۲-۱۹۷۳-۱۹۷۴-۱۹۷۵-۱۹۷۶-۱۹۷۷-۱۹۷۸-۱۹۷۹-۱۹۸۰-۱۹۸۱-۱۹۸۲-۱۹۸۳-۱۹۸۴-۱۹۸۵-۱۹۸۶-۱۹۸۷-۱۹۸۸-۱۹۸۹-۱۹۹۰-۱۹۹۱-۱۹۹۲-۱۹۹۳-۱۹۹۴-۱۹۹۵-۱۹۹۶-۱۹۹۷-۱۹۹۸-۱۹۹۹-۲۰۰۰-۲۰۰۱-۲۰۰۲-۲۰۰۳-۲۰۰۴-۲۰۰۵-۲۰۰۶-۲۰۰۷-۲۰۰۸-۲۰۰۹-۲۰۱۰-۲۰۱۱-۲۰۱۲-۲۰۱۳-۲۰۱۴-۲۰۱۵-۲۰۱۶-۲۰۱۷-۲۰۱۸-۲۰۱۹-۲۰۲۰-۲۰۲۱-۲۰۲۲-۲۰۲۳-۲۰۲۴-۲۰۲۵-۲۰۲۶-۲۰۲۷-۲۰۲۸-۲۰۲۹-۲۰۳۰-۲۰۳۱-۲۰۳۲-۲۰۳۳-۲۰۳۴-۲۰۳۵-۲۰۳۶-۲۰۳۷-۲۰۳۸-۲۰۳۹-۲۰۴۰-۲۰۴۱-۲۰۴۲-۲۰۴۳-۲۰۴۴-۲۰۴۵-۲۰۴۶-۲۰۴۷-۲۰۴۸-۲۰۴۹-۲۰۵۰-۲۰۵۱-۲۰۵۲-۲۰۵۳-۲۰۵۴-۲۰۵۵-۲۰۵۶-۲۰۵۷-۲۰۵۸-۲۰۵۹-۲۰۶۰-۲۰۶۱-۲۰۶۲-۲۰۶۳-۲۰۶۴-۲۰۶۵-۲۰۶۶-۲۰۶۷-۲۰۶۸-۲۰۶۹-۲۰۷۰-۲۰۷۱-۲۰۷۲-۲۰۷۳-۲۰۷۴-۲۰۷۵-۲۰۷۶-۲۰۷۷-۲۰۷۸-۲۰۷۹-۲۰۸۰-۲۰۸۱-۲۰۸۲-۲۰۸۳-۲۰۸۴-۲۰۸۵-۲۰۸۶-۲۰۸۷-۲۰۸۸-۲۰۸۹-۲۰۹۰-۲۰۹۱-۲۰۹۲-۲۰۹۳-۲۰۹۴-۲۰۹۵-۲۰۹۶-۲۰۹۷-۲۰۹۸-۲۰۹۹-۲۱۰۰-۲۱۰۱-۲۱۰۲-۲۱۰۳-۲۱۰۴-۲۱۰۵-۲۱۰۶-۲۱۰۷-۲۱۰۸-۲۱۰۹-۲۱۱۰-۲۱۱۱-۲۱۱۲-۲۱۱۳-۲۱۱۴-۲۱۱۵-۲۱۱۶-۲۱۱۷-۲۱۱۸-۲۱۱۹-۲۱۲۰-۲۱۲۱-۲۱۲۲-۲۱۲۳-۲۱۲۴-۲۱۲۵-۲۱۲۶-۲۱۲۷-۲۱۲۸-۲۱۲۹-۲۱۳۰-۲۱۳۱-۲۱۳۲-۲۱۳۳-۲۱۳۴-۲۱۳۵-۲۱۳۶-۲۱۳۷-۲۱۳۸-۲۱۳۹-۲۱۴۰-۲۱۴۱-۲۱۴۲-۲۱۴۳-۲۱۴۴-۲۱۴۵-۲۱۴۶-۲۱۴۷-۲۱۴۸-۲۱۴۹-۲۱۵۰-۲۱۵۱-۲۱۵۲-۲۱۵۳-۲۱۵۴-۲۱۵۵-۲۱۵۶-۲۱۵۷-۲۱۵۸-۲۱۵۹-۲۱۶۰-۲۱۶۱-۲۱۶۲-۲۱۶۳-۲۱۶۴-۲۱۶۵-۲۱۶۶-۲۱۶۷-۲۱۶۸-۲۱۶۹-۲۱۷۰-۲۱۷۱-۲۱۷۲-۲۱۷۳-۲۱۷۴-۲۱۷۵-۲۱۷۶-۲۱۷۷-۲۱۷۸-۲۱۷۹-۲۱۸۰-۲۱۸۱-۲۱۸۲-۲۱۸۳-۲۱۸۴-۲۱۸۵-۲۱۸۶-۲۱۸۷-۲۱۸۸-۲۱۸۹-۲۱۹۰-۲۱۹۱-۲۱۹۲-۲۱۹۳-۲۱۹۴-۲۱۹۵-۲۱۹۶-۲۱۹۷-۲۱۹۸-۲۱۹۹-۲۲۰۰-۲۲۰۱-۲۲۰۲-۲۲۰۳-۲۲۰۴-۲۲۰۵-۲۲۰۶-۲۲۰۷-۲۲۰۸-۲۲۰۹-۲۲۱۰-۲۲۱۱-۲۲۱۲-۲۲۱۳-۲۲۱۴-۲۲۱۵-۲۲۱۶-۲۲۱۷-۲۲۱۸-۲۲۱۹-۲۲۲۰-۲۲۲۱-۲۲۲۲-۲۲۲۳-۲۲۲۴-۲۲۲۵-۲۲۲۶-۲۲۲۷-۲۲۲۸-۲۲۲۹-۲۲۳۰-۲۲۳۱-۲۲۳۲-۲۲۳۳-۲۲۳۴-۲۲۳۵-۲۲۳۶-۲۲۳۷-۲۲۳۸-۲۲۳۹-۲۲۴۰-۲۲۴۱-۲۲۴۲-۲۲۴۳-۲۲۴۴-۲۲۴۵-۲۲۴۶-۲۲۴۷-۲۲۴۸-۲۲۴۹-۲۲۵۰-۲۲۵۱-۲۲۵۲-۲۲۵۳-۲۲۵۴-۲۲۵۵-۲۲۵۶-۲۲۵۷-۲۲۵۸-۲۲۵۹-۲۲۶۰-۲۲۶۱-۲۲۶۲-۲۲۶۳-۲۲۶۴-۲۲۶۵-۲۲۶۶-۲۲۶۷-۲۲۶۸-۲۲۶۹-۲۲۷۰-۲۲۷۱-۲۲۷۲-۲۲۷۳-۲۲۷۴-۲۲۷۵-۲۲۷۶-۲۲۷۷-۲۲۷۸-۲۲۷۹-۲۲۸۰-۲۲۸۱-۲۲۸۲-۲۲۸۳-۲۲۸۴-۲۲۸۵-۲۲۸۶-۲۲۸۷-۲۲۸۸-۲۲۸۹-۲۲۹۰-۲۲۹۱-۲۲۹۲-۲۲۹۳-۲۲۹۴-۲۲۹۵-۲۲۹۶-۲۲۹۷-۲۲۹۸-۲۲۹۹-۲۳۰۰-۲۳۰۱-۲۳۰۲-۲۳۰۳-۲۳۰۴-۲۳۰۵-۲۳۰۶-۲۳۰۷-۲۳۰۸-۲۳۰۹-۲۳۱۰-۲۳۱۱-۲۳۱۲-۲۳۱۳-۲۳۱۴-۲۳۱۵-۲۳۱۶-۲۳۱۷-۲۳۱۸-۲۳۱۹-۲۳۲۰-۲۳۲۱-۲۳۲۲-۲۳۲۳-۲۳۲۴-۲۳۲۵-۲۳۲۶-۲۳۲۷-۲۳۲۸-۲۳۲۹-۲۳۳۰-۲۳۳۱-۲۳۳۲-۲۳۳۳-۲۳۳۴-۲۳۳۵-۲۳۳۶-۲۳۳۷-۲۳۳۸-۲۳۳۹-۲۳۴۰-۲۳۴۱-۲۳۴۲-۲۳۴۳-۲۳۴۴-۲۳۴۵-۲۳۴۶-۲۳۴۷-۲۳۴۸-۲۳۴۹-۲۳۵۰-۲۳۵۱-۲۳۵۲-۲۳۵۳-۲۳۵۴-۲۳۵۵-۲۳۵۶-۲۳۵۷-۲۳۵۸-۲۳۵۹-۲۳۶۰-۲۳۶۱-۲۳۶۲-۲۳۶۳-۲۳۶۴-۲۳۶۵-۲۳۶۶-۲۳۶۷-۲۳۶۸-۲۳۶۹-۲۳۷۰-۲۳۷۱-۲۳۷۲-۲۳۷۳-۲۳۷۴-۲۳۷۵-۲۳۷۶-۲۳۷۷-۲۳۷۸-۲۳۷۹-۲۳۸۰-۲۳۸۱-۲۳۸۲-۲۳۸۳-۲۳۸۴-۲۳۸۵-۲۳۸۶-۲۳۸۷-۲۳۸۸-۲۳۸۹-۲۳۹۰-۲۳۹۱-۲۳۹۲-۲۳۹۳-۲۳۹۴-۲۳۹۵-۲۳۹۶-۲۳۹۷-۲۳۹۸-۲۳۹۹-۲۴۰۰-۲۴۰۱-۲۴۰۲-۲۴۰۳-۲۴۰۴-۲۴۰۵-۲۴۰۶-۲۴۰۷-۲۴۰۸-۲۴۰۹-۲۴۱۰-۲۴۱۱-۲۴۱۲-۲۴۱۳-۲۴۱۴-۲۴۱۵-۲۴۱۶-۲۴۱۷-۲۴۱۸-۲۴۱۹-۲۴۲۰-۲۴۲۱-۲۴۲۲-۲۴۲۳-۲۴۲۴-۲۴۲۵-۲۴۲۶-۲۴۲۷-۲۴۲۸-۲۴۲۹-۲۴۳۰-۲۴۳۱-۲۴۳۲-۲۴۳۳-۲۴۳۴-۲۴۳۵-۲۴۳۶-۲۴۳۷-۲۴۳۸-۲۴۳۹-۲۴۴۰-۲۴۴۱-۲۴۴۲-۲۴۴۳-۲۴۴۴-۲۴۴۵-۲۴۴۶-۲۴۴۷-۲۴۴۸-۲۴۴۹-۲۴۵۰-۲۴۵۱-۲۴۵۲-۲۴۵۳-۲۴۵۴-۲۴۵۵-۲۴۵۶-۲۴۵۷-۲۴۵۸-۲۴۵۹-۲۴۶۰-۲۴۶۱-۲۴۶۲-۲۴۶۳-۲۴۶۴-۲۴۶۵-۲۴۶۶-۲۴۶۷-۲۴۶۸-۲۴۶۹-۲۴۷۰-۲۴۷۱-۲۴۷۲-۲۴۷۳-۲۴۷۴-۲۴۷۵-۲۴۷۶-۲۴۷۷-۲۴۷۸-۲۴۷۹-۲۴۸۰-۲۴۸۱-۲۴۸۲-۲۴۸۳-۲۴۸۴-۲۴۸۵-۲۴۸۶-۲۴۸۷-۲۴۸۸-۲۴۸۹-۲۴۹۰-۲۴۹۱-۲۴۹۲-۲۴۹۳-۲۴۹۴-۲۴۹۵-۲۴۹۶-۲۴۹۷-۲۴۹۸-۲۴۹۹-۲۵۰۰-۲۵۰۱-۲۵۰۲-۲۵۰۳-۲۵۰۴-۲۵۰۵-۲۵۰۶-۲۵۰۷-۲۵۰۸-۲۵۰۹-۲۵۱۰-۲۵۱۱-۲۵۱۲-۲۵۱۳-۲۵۱۴-۲۵۱۵-۲۵۱۶-۲۵۱۷-۲۵۱۸-۲۵۱۹-۲۵۲۰-۲۵۲۱-۲۵۲۲-۲۵۲۳-۲۵۲۴-۲۵۲۵-۲۵۲۶-۲۵۲۷-۲۵۲۸-۲۵۲۹-۲۵۳۰-۲۵۳۱-۲۵۳۲-۲۵۳۳-۲۵۳۴-۲۵۳۵-۲۵۳۶-۲۵۳۷-۲۵۳۸-۲۵۳۹-۲۵۴۰-۲۵۴۱-۲۵۴۲-۲۵۴۳-۲۵۴۴-۲۵۴۵-۲۵۴۶-۲۵۴۷-۲۵۴۸-۲۵۴۹-۲۵۵۰-۲۵۵۱-۲۵۵۲-۲۵۵۳-۲۵۵۴-۲۵۵۵-۲۵۵۶-۲۵۵۷-۲۵۵۸-۲۵۵۹-۲۵۶۰-۲۵۶۱-۲۵۶۲-۲۵۶۳-۲۵۶۴-۲۵۶۵-۲۵۶۶-۲۵۶۷-۲۵۶۸-۲۵۶۹-۲۵۷۰-۲۵۷۱-۲۵۷۲-۲۵۷۳-۲۵۷۴-۲۵۷۵-۲۵۷۶-۲۵۷۷-۲۵۷۸-۲۵۷۹-۲۵۸۰-۲۵۸۱-۲۵۸۲-۲۵۸۳-۲۵۸۴-۲۵۸۵-۲۵۸۶-۲۵۸۷-۲۵۸۸-۲۵۸۹-۲۵۹۰-۲۵۹۱-۲۵۹۲-۲۵۹۳-۲۵۹۴-۲۵۹۵-۲۵۹۶-۲۵۹۷-۲۵۹۸-۲۵۹۹-۲۶۰

عید قربان کی آمد

قربانی اور نماز عید کے احکام

اسلام نے جس سال میں دو مرتبہ عید منانے کا حکم دیا ہے ان میں سے ایک عید الفطر ہے اور دوسری عید الفطر ہی سرست خوشی کے ان ایام میں بھی خدا کی یاد اور اس کے سامنے عین نیاز جھکا کے کا حکم ہوتا ہے جس شخص پر حج واجب ہو اس پر نماز عید کا ادا کرنا بھی ضروری ہے عید کی نماز سنت مکررہ منجزہ واجب ہے اور نماز عید کے بعد خطبہ کا سننا بھی سنت ہے خطبہ کا تارک گناہ گار ہو گا خطبہ کی آواز بھی تک سنائی نہ دے تب بھی خاموش ہو جائے طریقہ سے بیٹھے رہنا ضروری ہے وہیات میں عید کی نماز ادا کرنا مکروہ تحریمی ہے (در مختار) شہر سے باہر نکال کر عید گاہ کی طرف جانا سنت ہے سواری پر جائے یا پیادہ جائے دونوں طرح جائز ہے جس رات سے عید گاہ کو جائے واپسی پر دوسرا سنت اختیار کرنا مستحب ہے، اظہارِ مسرت صدقہ و خیرات ادا و سہرے کو مبارک باد دینا خوشبو لگانا، احب استطاعت آجھے کپڑے پہننا مستحب ہے، نماز عید کے بعد مصافحہ کرنا یا معانقہ کا رواج مکروہ ہے۔ کیونکہ معانقہ کرام رضی اللہ عنہم سے ایسا فعل ثابت نہیں، اور ہندوستان میں یہ طریقہ رافضیوں کا ایجاد کردہ ہے نماز کا وقت سورج کے ایک نیزہ کی مقدار بلند ہونے سے لیکر زوال تک ہے زوال کا وقت اس میں شامل نہیں۔

عید کی نماز پڑھنے کا طریقہ وہی ہے جو عید الفطر کا ہے یعنی رکعت اولیٰ میں تکبیر کے بعد اور ثانی پڑھنے کے بعد تین تکبیریں زیادہ بھی جاتی ہیں۔ اور رکعت ثانیہ میں رکوع سے پہلے تین زائد تکبیریں کر کے رکوع کی تکبیر بھی جاتی ہے، زیادہ تکبیریں کتنے وقت تک پڑھنے کا فائدہ تکبیر کر کے ضروری ہیں اور اس اثنا میں ہاتھ باندھنے کی ضرورت نہیں۔ ذوالحجہ کی تاریخ سے ۱۱ تاریخ کی شام تک ہر ماہ کے بعد امام و مفتی مدعی ملت کا دوازہ سے تکبیرات پڑھنا واجب ہے تکبیر کے الفاظ یہ ہیں۔ اللہ اکبر اللہ اکبر لا الہ الا اللہ واللہ اکبر واللہ اکبر واللہ اکبر واللہ اکبر عید کے بعد گھر میں واپس آکر چار رکعت نفل پڑھنا مستحب میں خطبہ میں امام کو چاہیے کہ عید اور قربانی کے احکام لوگوں کو سنائے۔

قربانی کے احکام

۱۔ قربانی واجب ہے اگر قربانی واجب ہے اگر شخص ۱۰۔ قربانی کی فضیلت بہت ہے لا اید بن ارم سے مروی ہے کہ صحابہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ یا رسول اللہ! یہ قربانیاں کیسی ہیں۔ آپ نے فرمایا کہ تمہارے باپ حضرت ابراہیم ؑ کی سنت ہے لوگوں

نے کہا کہ میں اس کا کیا ثواب ہے فرمایا کہ اس کے سربال کے بدلے ایک نیکی، صحابہ نے کہا کہ شہم کا کیا حال ہے آپ نے فرمایا کہ شہم کے سربال کے برابر نیکیاں ملیں گی۔ (راحد و ابن ماجہ) ۳۔ حضرت عائشہ سے مروی ہے کہ قربانی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خود خدا کے نزدیک قربانی کے دن قربانی سے بڑھ کر کوئی عمل زیادہ پیدا نہیں۔ کیونکہ شہم تیار کر کے دن قربانی میں لے جانا سبکیوں اور بالوں اور کھوٹوں کے نیکی یعنی سب چیزیں نیکیوں کے ساتھ تولی جائیگی اور شہم اس کا خون خدا کے نزدیک مرتبہ رکھتا ہے قبل اس کے کہ وہ زمین پر گر پڑے، اب تم لوگ اس قربانی کرنے سے خوش ہو جاؤ۔ (ترمذی و ابن ماجہ)

۴۔ قربانی صرف اپنی ذات کی طرف سے واجب ہے اولاد بیوی کی طرف سے واجب نہیں۔ ہاں اگر زوجہ مالدار ہے تو وہ اپنے پاس سے کرے۔

۵۔ مسافر پر قربانی واجب نہیں۔ ۶۔ ہر شخص اپنی طرف سے ایک بکری یا بکریا یا بیدھا یا چھترہ ذبح کرے اور گائے اور اونٹ سات آدمیوں کی طرف سے ہو سکتے ہیں۔ مگر شرط یہ ہے کہ سات آدمیوں کی نیت قربانی کی ہو۔ مگر ایک آدمی کی نیت کو نیت چھنے کی ہوگی۔ تو کسی کی قربانی ادا نہ ہوگی۔

۷۔ بکری کا بچہ ایک سال سے کم کا اور بھیڑ کا بچہ چھ مہینے سے کم کا اور گائے یا بیل دوسرے سے کم کا اور اونٹ پانچ برس سے کم کا قربانی میں جائز نہیں۔ مگر جو بھیڑ کا بچہ چھ ماہ کا ہو اور نہ بڑھ ہو تو بھی جائز ہے۔

۸۔ قربانی کا وقت صبح میں تاریخ ذی الحجہ سے بارہویں تاریخ کے غروب آفتاب تک ہے مگر جو لوگ شہر میں رہتے ہیں ان کو نماز عید سے پہلے کرنا جائز نہیں۔ گاؤں و دانوں کو البتہ جائز ہے۔

۹۔ اندھا جانور اور کانا اور ایسا دھلا جس کی پٹریوں میں مغز نہ رہا اور ایسا لنگڑا کہ ذبح کی جگہ تک اپنے پاؤں سے چل نہ سکتا ہو اور بیمار جانور جس کی بیماری ظاہر ہو۔ اور جس کا تھانی سے زیادہ کان ٹنگا ہو۔ یا تھانی سے زیادہ دم کٹی ہو جائز نہیں جس جانور کے دانت نہ ہوں وہ بھی جائز نہیں۔ اور جو کچھ دانت گر گئے ہوں اور اکثر قربانی میں جن سے گھاس کھا سکتا ہو تو جائز ہے اور جس جانور کے بیداشی کان نہ ہوں وہ بھی جائز نہیں۔ ہاں اگر چھوٹے چھوٹے حلقے ہوں تو جائز ہو جس جانور کی ناک کٹی ہو وہ بھی جائز نہیں جس جانور کے سینک نہ ہوں یا ٹوٹ گئے ہوں وہ جائز ہے جس جانور بھی جائز ہے۔

۱۰۔ قربانی کے گوشت میں سے آپ بھی کھائے اور دوست

کو اگر چھ غنی ہوں کھلائے اور رکھ چھوڑے مگر منتر یہ ہے کہ نمانی خیرات کروے اور اگر اپنا ہی کنبہ زیادہ ہو تو پھر اسی میں خرچ کر دے۔

۱۱۔ قربانی اپنے ہاتھ سے کرنا مستحب ہے اور جو آپ ذبح نہ کر سکے مثلاً عورت، زکوٰۃ دوسرے سے قربانی کا جانور اپنے سامنے ذبح کرائے۔

۱۲۔ بکرا وغیرہ خوب ہوتا آواز نہ جانتا ہے جس قدر عمدہ اور فربہ ہوں اسی قدر ثواب زیادہ ہوگا۔

۱۳۔ قربانی کی کھال تصالب گزردوری میں نہ دے بلکہ چاہیے کہ کھال خیرات کر دے یا اس سے ایسی چیز بنائے جو باقی رہے جیسے مشک، ڈول اور اگر بچہ سے توقیت اسکی خیرات کر دے۔

۱۴۔ حضرت علی کرم اللہ وجہہ دود نے کرتے تھے ان سبب پوچھا کہ تو فرمایا کہ مجھ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وصیت کی تھی کہ آپ کی طرف سے میں قربانی کیا کروں سو میں آپ کی طرف سے قربانی کرتا ہوں (ترمذی) اسی بنا پر اگر کوئی اپنے کسی بزرگ کی طرف سے قربانی کرے۔ تو مستحب ہے۔

چرمائے قربانی کا بہترین مصرف

جملہ ارکان و معاونین حزب الانصار کو عید الفطر کے موقع پر دارالعلوم عزیزہ بھیرہ کی مالی امداد کی طرف توجہ کرنی چاہیے چرمائے قربانی کا بہترین مصرف موجودہ دو ہیں طالبانِ علوم دینی ہو سکتے ہیں حکومت اسلامیہ کے زوال کے بعد دینی علوم کے احیاء کا واحد ذریعہ ہے کہ صدقات و زکوٰۃ کے اسواں سے دینی مدارس کی امداد ملے دارالعلوم عزیزہ پر قرضہ کا ناقابل برداشت بار ہے راہ کرم ہر جگہ ہمدردانِ ملت چرمائے قربانی فراہم کر کے ان کی قیمت بذریعہ سنی آرڈر بنام مہتمم دارالعلوم عزیزہ بھیرہ پنجاب یا بنام ناظم دفتر حزب الانصار بھیرہ روانہ فرما تو ممنون فرمائیں۔

تبلیغی کتابیں

برق آسمانی، جس میں میرزائے قادیان کی اپنی فلم سے اس کے سوانح و عقائد و عبادات، معاملات و کارنامے تفصیل کیساتھ درج کئے گئے ہیں۔ علاوہ اس نور الدین و میرزا محمود کے سوانح حیات اور ان کے عقائد وغیرہ بیان کرنے کے بعد مسلمات حیات مسیح علیہ السلام عقلی و نقلی دلائل جمع کئے گئے ہیں اس کتاب نے سیرائیوں کا ناطقہ بند کر دیا ہو۔

۳۔ رعائتی قیمت ۴۔ حقیقت شیعہ، شیعوں کے مشہور مسئلہ لقیہ کی حقیقت از روئے مذہب شیعہ اس کی اہمیت واضح کر کے یہ ثابت کیا گیا ہے کہ شیعوں کے مذہب کا نام ترادوار جھوٹ پر ہے۔ قیمت ارنی سینکڑہ پانچ روپے، صد علاوہ کا مشفق فتویٰ دربارہ عدم جواز نکاح اجنباء الخفیہ سنیہ باشیعہ کے علاوہ شیعہ و میرزائی مذہب کے کفریہ عقائد بھی واضح طور پر بیان کئے گئے ہیں قیمت ۵۔ ر پندر۔ نیچر شمس الاسلام بھیرہ پنجاب

دایمان حق صدف کا شاندار کارنامہ

ظالم و جابر سلاطین کے سامنے علمائے اسلام کا اعلان حق

آفتاب رسالت کو طلوع ہوئے چودہ صدیاں گزریں، سر زمانہ میں پیغام رسالت کو مٹانے کے لئے اندونی و بیرونی سازشیں ہوئیں مگر وہ ویرانہ سر نہ توت و شکت، طاقت و حکومت کے بل پر حق و صداقت کو ہال کرنا چاہا۔ اپنی اور بنگالوں نے اس کے حق کو بدنام کرنا چاہا۔ مگر وہی اسلام جسکی صدا آج سے چودہ سو سال پہلے فاران کی چوٹیوں سے بلند ہوئی تھی آج اقصائے عالم میں مکمل طور پر موجود ہے۔ قرآن موجود ہے اس کی زیر و زور وقت و سکون تک محفوظ ہے کسی انسان کو اس کی لفظی تحریف پر قدرت حاصل نہیں ہو سکتی۔ لیکھات نبوت محفوظ ہیں۔ بادی اسلام صلی اللہ علیہ وسلم کے کلمات طہیات اور حضور کے سوانح حیات کا سر پہلو محفوظ ہے مسلمانوں کی ترقی کا سامان اور نجات کا راستہ واضح طور پر آنکھوں کے سامنے ہے۔ کروڑوں کروڑ چھتیں نازل ہوں ان اسلاف پر جنہوں نے اپنے خون سے حق و صداقت کے شجر کی آبیاری کی جنہوں نے الساکت عن الحقی سبیطان اخوس کی وعید سے بچنے کے لئے نازک سے نازک موقع پر اعلان حق سے دریغ نہیں کیا جنہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد افضل المجاہد کلمۃ حق عند سلطان جائز پر عمل کر کے دنیا کو دکھلادیا۔

جھاؤں میں نکلاروں کی ہم جا کے کہتے تھے حق غالب آتا تھا نہ ہم۔ پیرغوث سلطان و وزیر (حالی) اور کروڑوں چھتیں ہوں ان اسلامی سلاطین پر جنہوں نے حق کے سامنے سر تسلیم خم کر دیا۔ قرآن کے سامنے سبقت کو اپنی نیام میں لے لیا حق کی کرج سے ان کے دل لرز گئے۔ ہیبت حق سے ان کے رونگٹے کھڑے ہو گئے۔ اور انہوں نے اپنی خواہشات کو اللہ کی رضا کے لئے قربان کر دیا۔ اور جن ظالم و جابر حکمرانوں نے حکومت کے ذریعہ حق کی آواز نہ سنی تھی کو ہال کیا، حق کو علماء کے خون سے زین کو لالہ زار بنایا، ان کے انتظام میں جہنم کے خوفناک شکنجے بلند ہوئے ہیں، صنوعات دہر سے ان کا نام مٹ گیا، وہ دنیا سے ناکام و نامراد حضرت مرے مگر شہداء اسلام کو حیات جاودانی عطا ہوئی۔ ان کے کارنامے زندہ ہیں۔ ان کا تہلایا ہوا راستہ موجود ہے ان کے پیغام کی گونج آج بھی مظلوم و بیکیں مسلمانوں کے مردہ قلب میں حیات نو کی لہرں پیدا کر رہی ہے۔

آج ہم چاہتے ہیں کہ ایسے ضیاء حق اور شمع رسالت کے پروانوں کے مقدس ذکر اور ان کی جانی و مالی ایثار و سرفروشی کے تذکرہ سے قارئین کی صفات طبع کا عمدہ سامان فراہم کریں امید ہے کہ مردان حق آگاہ کی حق پسندی اور حق گوئی کے واقعات ہمارے لئے درس عبرت ثابت ہونگے۔

دعا فیقی ۲۱ باللہ

امام سفیان ثوری اور مارون الرشیدؒ
خلفائے بنی عباس میں سے مارون الرشید کا نام تاریخ عالم کے صفحات پر زریں حروف سے لکھنے کے قابل ہے اس نیکل بادشاہ کے عہد میں فتوحات کی توسیع کے ساتھ ہی علم و فضل کی قدردانی ہوئی۔ مسکات و مدارس کا اجراء ہوا، منصوبہ کے ظالمانہ دور کے بعد رعایا کو اطمینان و فرائع البالی سے زندگی بسر کرنے کا موقع ملا۔ مارون کے مزاج میں تبدیلی کا سب سے بڑا سبب علماء عصر کی حق گوئی ہے۔ علمائے اسلام نے اسے سرفرو گذاشت پر سختی سے ٹوکا۔ حضرت امام سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ اور مارون بین بچپن کی دوستی تھی یحییٰ بن خلیفہ نے مارون سے حضرت امام کو طلب کیا۔ لیکن حضرت امام سفیان نے علم و فقر کی مسند کو بادشاہ کی ہم نشینی پر ترجیح دی آخر کار مارون نے حضرت امام کے نام خط لکھا جس کا مضمون یہ تھا۔ "از مارون الرشید بنام برادر م سفیان، برادر تم کو معلوم ہے کہ خدا نے تمام مسلمانوں میں رشتہ اخوت قائم کیا ہے اور میرے اور تمہارے جو تعلقات تھے بدستور قائم ہیں۔ تمام میرے احباب میری خلافت کی مبارکباد دینے کو میرے پاس آئے اور میں نے انکو گراں بہا صلے دئے۔ افسوس ہے آپ اب تک نہ آئے ہیں خود حاضر ہونا لیکن یہ امر شان خلافت کے بعید تھا۔"

مارون الرشید جیسے باجروت شہنشاہ کے مکتوب کا جو جواب مسجد کے گوشہ نشین مگر مسند علم کے شہنشاہ نے دیا ملاحظہ فرمائیے۔ "از ہزہ صنف سفیان بنام مارون فرقیہ دولت، ہم نے اپنے خط میں خود تسلیم کر لیا ہے کہ تم نے مسلمانوں کے رویے کو بے موقع اور بے جا گراں بہا صلے دیکر، خوارج کی اسپر بھی تمکو تسلی نہ ہوئی اور چاہتے ہو کہ میں قیامت میں تمہارے اسراف کی مہنات دوں۔ مارون اتجھ کو کل خدا کے سامنے جواب دہ کے لئے تیار رہنا چاہئے۔ تو سخت پر اجلاس کرتا ہے جبر کا لباس پہنتا ہے تیرے دروازہ پر جو کی پہرہ دیتا ہے تیرے عمال خود شرب پیتے ہیں اور دوسرے نیکو شرب پینے کی سزا دیتے ہیں خود شرب کرتے ہیں اور انہوں پر جد جہاد جاری کرتے ہیں۔ خود جوری کرتے ہیں اور چوروں کے ہاتھ کاٹتے ہیں ان جرائم پر پہلے تجھ کو اور تیرے عمالوں کو سزا ملنی چاہیے پھر دوسروں کو۔ مارون وہ دن بھی آئیگا کہ تو قیامت میں اس حال میں آئے گا۔ کہ تیری مشکیں بندھی ہوئی ہوگی تیرے ظالم عمال تیرے پیچھے ہوں گے اور توبہ کا پیشوا بن کر سب کو دوزخ کی طرف لے جائیگا۔ میں نے تیری خیر خواہی کا حق ادا کر دیا اور اب بچھڑ بھی خط نہ لکھنا۔"

مارون الرشید خط پڑھتے ہی خوف خدا سے چچ اٹھا اور زار زار روتار مارا۔ اللہ کی رحمت بود دونوں پر ایک نے حق کی آواز بلند کی اور دوسرا حق کو سن کر اپنی اصلاح کی طرف متوجہ ہوا۔ مارون

کی جگہ اگر کوئی دوسرا ظالم و جابر بادشاہ ہوتا۔ تو حضرت امام سفیان ثوری کو ہر تہا تک سزا دینے کا ارادہ کرتا۔ مگر مارون نے عقود و گدڑ سے کام لیکر اپنے عدل و حلم کا اعلیٰ ثبوت پیش کیا۔

ابن سماک اور مارون
لکھتے ہیں کہ ایک دن ابن سماک رحمۃ اللہ علیہ مارون الرشید کے پاس گئے خلیفہ کو پیاس

لگی۔ پانی مانگا۔ بیٹے کو تھا کہ ابن سماک رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا امیر المؤمنین ذرا صبر جائے پینے سے تباہی نہ آگئی۔ اگر پانی آگیا تو شربت پیاس میں آپ ایک پیالہ پانی کا کس قیمت تک خرید سکتے ہیں۔ مارون نے کہا نصف سلطنت دیکر بھی لے لوں گا۔ ابن سماک نے کہا آپ پی لیجئے۔ جب وہ پی چکا تو پھر کہا کہ اگر یہ پانی آگئے پیٹ میں رہ جائے اور نہ منکے تو اس کے ٹکڑے کے عوض آپ کیا ترج کرئیں گے۔ خلیفہ نے کہا مائی تمام سلطنت دینے پر راضی ہو جاؤں گا ابن سماک نے فرمایا پس یہ سمجھ لیجئے کہ آپ کا تمام ملک ایک گھوٹ پانی اور چند قطرے پیشاب کی قیمت کھٹا ہے۔ پس اس پر بھی تمکیر نہ کیجئے اور جہاں تک ہو سکے لوگوں سمینک سلوک کیجئے۔

ابن سماک کی اس نصیحت کا مارون پر بڑا اثر ہوا اور وہ دیر تک روزار رہا۔

قزلبغاں کے دربار میں علمائے حق کوئی
چنگیز خان کی اولادیں ۱۲۵۵ء میں قزلبغاں نے اپنے بھائی منکوقا کی وفات پر تخت نشین ہوا۔ منکوقا خان مسلمانوں کے ساتھ

بہت رعایت رکھتا تھا اور انکو بڑے زیادہ محبوب رکھتا تھا اس زمانہ میں قزلبغاں چنگیزی کے کئی شہزادے اور سربراہان اور مددگار علانیہ اسلام قبول کر چکے تھے قزلبغاں نے مختلف درجہ اور مختلف قوموں کے چار وزیر مقرر کر رکھے تھے جن میں ایک مسلمان یعنی امیر احمد بناکتی بھی تھا۔ عیسائی اور مجوسی اور یہودی عالموں نے دربار میں رسوخ حاصل کر کے اسلام اور مسلمانوں سے مخلوق کو متفرق کرنے کی کوشش شروع کر رکھی تھی۔ چنانچہ ایک مرتبہ ابان خان ابن ملاکوف نے خراسان سے قزلبغاں کی خدمت میں پیغام بھیجا۔ کہ کچھکچھودوں اور مجوسیوں نے بتایا ہے کہ مسلمانوں کی قربان مجید میں لکھتے کہ مشرکوں کو جہاں یا قتل کرو آپ کا اس تعلیم کے متعلق کیا خیال ہے یعنی اگر مسلمانوں کا یہ عقیدہ ہے کہ وہ ہم کو جہاں یا قتل کریں۔ تو اس حالت میں مسلمانوں کی قوم کا دنیا میں باقی رہنا اندیشہ سے خالی نہیں قزلبغاں نے اس عرضداشت کو پڑھ کر بعض مسلمان علماء کو بلایا اور پوچھا۔ کہ کیا قرآن مجید میں ایسا حکم موجود ہے، انہوں نے کہا ہاں! یہ حکم موجود ہے (یعنی جہاد کا حکم موجود ہے) قزلبغاں نے کہا کہ پھر تم ہم سے جہاد کیوں نہیں کرتے اور ہمیں قتل کیوں نہیں کرتے انہوں نے کہا کہ ہم قوت نہیں رکھتے جب قوت و قدرت پائیں گے ہم مدی غلامی سے کمزوری حاصل کر کے تمہیں قتل کر دیں گے قزلبغاں نے کہا کہ اب جو حکم قدرت رکھتے ہیں۔ لہذا ہم کو چاہیے کہ تمہیں قتل کریں یہ لکھنا ان علماء کو قتل کر دیا۔ اور حکم جاری کیا کہ مسلمانوں کو جہاں یا قتل کرو۔ یہ سن کر مولانا ابوالدین بہیقی اور مولانا حمید الدین نعمت قدسی قزلبغاں کے دربار میں پہنچے اور کہا کہ آپ نے مسلمانوں کے قتل عام کا حکم کیوں جاری کیا ہے۔ قزلبغاں نے کہا کہ اکتلو المشرکین کا کیا مطلب ہے؟ ان دونوں عالموں نے کہا کہ عرب کے بت پرست جو مسلمانوں کو دیکھتے ہر وقت پیچھے ہٹتے ہیں

بنگش اور کلب علی کی چوبیسویں ملاقات

(از خان زادہ غلام احمد خان صاحب بنگش)

مذہب میاں محمود احمد خلیفہ ثانی

قرآن حدیث کی تفسیرات اور مرزا غلام احمد قادیانی کے بیانات ملاحظہ کرنے کے بعد میاں محمود احمد صاحب کی ادنیٰ تحقیق ملاحظہ کیجئے اور بیٹے کے اقوال میں تضاد و تناقض ملاحظہ فرمائیے۔

کتاب انوار خلافت (مطبوعہ اکتوبر ۱۹۱۷ء روزنامہ ارسطیم پریس امرتسر) میں لکھا ہے

(۱) پس اس آیت میں جس رسول احمد نام والے کی خبر دی گئی ہے وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نہیں ہو سکتے ہاں اگر وہ تمام نشانات جو اس احمد نام رسول کے ہیں آپ کے وقت میں پورے ہوں تب بیشک ہم کہہ سکتے ہیں کہ اس آیت میں احمد نام سے مراد احمدیت کی صفت کا رسول ہے کیونکہ سب نشانات جب آپ میں پورے ہو گئے تو پھر کسی اور پر اس کے چسپاں کرنے کی کیا وجہ ہے لیکن یہ بات بھی نہیں۔ (صفحہ ۲۱)

(۲) اب میں اس بات کا ثبوت قرآن کریم سے پیش کرتا ہوں کہ اس پیشگوئی کے مصداق حضرت مسیح موعود ہی ہو سکتے ہیں نہ اور کوئی۔ (صفحہ ۲۲)

(۳) حضرت مسیح موعود ہی احمد تھے اور آپ ہی کی نسبت اس آیت میں خبر دی گئی تھی۔ (صفحہ ۲۳)

(۴) اور ہمارا دعویٰ ہے کہ حضرت مسیح موعود ہی وہ رسول ہیں جنکی خبر اس آیت میں دی گئی ہے۔ (صفحہ ۲۴)

(۵) اور میرا ایمان ہے کہ اس آیت کے مصداق حضرت مسیح موعود علیہ السلام ہی ہیں۔ (صفحہ ۲۵)

(۶) اس پیشگوئی میں کوئی ایسا لفظ نہیں جس سے یہ ثابت ہو کہ یہ پیشگوئی خاتم النبیین کے متعلق ہے۔ (صفحہ ۲۶)

(۷) اس کے اصل مصداق حضرت مسیح موعود ہیں۔ (صفحہ ۲۷)

(۸) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس پیشگوئی کے اول مصداق نہیں ہیں۔ (صفحہ ۲۸)

(۹) ان آیات میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ہی ذکر ہے۔ (صفحہ ۲۹)

(۱۰) کتاب انوار خلافت کے صفحہ ۱۸ پر ہے

میرا یہ عقیدہ ہے کہ یہ آیت مسیح موعود کے متعلق ہے۔ اور احمد آپ ہی ہیں۔ لیکن اس کے خلافت کہا جاتا ہے۔ کہ احمد نام رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ہے اور آپ کے سوا کسی اور شخص کو احمد کہنا آپ کی تنگ ہے لیکن میں جہاں تک عزت کرتا ہوں میرا یقین بڑھتا جاتا ہے اور میں ایمان رکھتا ہوں کہ احمد کا جو لفظ قرآن میں آیا ہے وہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے متعلق ہی ہے۔ (صفحہ ۳۰)

ضروری گزارش

۱۶ دسمبر کے پرچم میں جن حضرات کی میاں دھاری کے ختم ہو چکا اعلان دینے کا کیا تھا ان میں سو چندا صاحب نے نہ جرحہ نہ بدلیہ منی اور نہ ارسال فرمایا وہ تب سے صاحب کی طرف سے کوئی جواب نہ وصول نہیں ہوا اب پھر وہ بارہوی کرکشی بجائے جرحہ نہ بدلیہ منی اور نہ ارسال کرکشی درخواست کی جاتی ہے اگر خدا خواستہ آئندہ کے لئے فریاد کی کارآمد نہ ہو تو بدلیہ خط

لے ان کی اس سے مراد مرزا غلام احمد قادیانی ہیں۔

بہ مطلب فرما کہ منوں قادیانی اچھی وضو کر کے پیر کر دیں اور سال ہو گا۔ (میخبر)

بنگش مرحبا خوش آمدید ایک سال کے بعد آپ کی ملاقات کا موقع ملا مگر مجھے یہ دیکھ کر بہت خوشی ہوئی کہ آپ کے ساتھ کلب عباس بھی تشریف لائے ہیں۔

کلب علی، نصیب اعدا، ہمیں جنگ کے بعض شیعہ بھائیوں کے یہ خبر رسول ہوئی تھی کہ آپ ۱۹ دسمبر ۱۹۳۸ء کے ہم نیچے تمام سے ذوالفقار کی ایک ضرب سے عرض لقوہ و فواج میں مبتلا ہو کر صاحب فرار ہوئے تھے۔ بیان تک کہ آپ کے چہرے کا رخ بھی بدل گیا تھا ایسی حالتیں ہمیں آپ کے ملنے سے سو افسوس کے کیا حاصل ہو سکتا تھا۔ الحمد للہ العظیم

کہ آپ کو چھپی حالت میں پایا۔

بنگش میں آپ صاحبان کی تندرستی کے الفاظ کا مشکرموں، لیکن ایسا نہ ہو کہ یہ تندرستی آپ کے امیر المؤمنین کی طرح

محض زبانی ہی ہو۔

کلب علی۔ یہ کیوں کر

بنگش تاریخ واقعی اور روح الملائکہ میں مرقوم ہے کہ جنگ روم میں خلیفہ ثانی فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے بنفس نفیس جنگ میں شامل ہونے کا ارادہ کیا۔ لہذا علی نے فرمایا۔ کہ آپ

جنگی کے درمیانی کیل کی طرح ہیں آپ اپنی جگہ پر قائم ہیں۔ اور لڑائی کو اپنی حسن تدبیر سے جاری رکھ کر تیر اور بندوبست میں مشغول ہیں۔ دیکھو، کلب علی یہ کیا چیز خرافات و جملہ ہے جس کے ایک حرف سے صدقات شیعہ کی برخلافت

اس کے مناس امؤمنین میں قاضی نور اللہ شومستری رقمطراز ہیں کہ مولانا علی لہجہ خلافت لعل جب نماز باجماعت پڑھتے تھے تو اپنے دل میں وہ سنتوں مسجد کو اپنا پیش نماز تصور رکھ کر ابوبکر صدیق کے پیچھے کھڑے ہو کر نماز باجماعت پڑھتے رہے ایسی حالت میں آپ انما زلہ لگا سکتے ہیں کہ آپ کے امام

اول نے آپ کے قول کے مطابق خالص عبادت الہی ہیں بھی خلوص سے کام نہ لیا۔ بظاہر نماز، بیاطن اعضا میں کیا ایسی نماز قابل قبول ہو سکتی ہے پس میں ناچیز آپ کے سبب روانہ الفاظ نصیب اعدا کو کس طرح صداقت پر مبنی تصور کر سکتا ہوں۔

برو ایں دام بر جائے دگر یہ

ہاں ہم سنی سیدنا علی کرم اللہ وجہہ کو ان الزامات سے پاک سمجھتے ہیں آپ کا عقل و قول اخلاص پر مبنی تھا۔

کلب علی، افسوس کہ آپ کا کسی طرح پر بھی ہمارے صدق اور ایمان پر چھروسہ نہیں۔

بنگش، آپ نے ابتداء میں ضرب و ذوالفقار کا ذکر بھی کر مجھے شش در شش دیا تھا میں اس بحث میں زیادہ الجھنا نہیں چاہتا صرف اس قدر عرض کرنا کافی ہے کہ ذوالفقار شیعہ سو برس سے آپ کے عقیدہ کے مطابق کند اور بیکار ہو چکی ہے اور ذوالفقار کے استعمال کے بجائے آپ کے امیر نے

لقیہ پر عمل پیرا ہو کر اپنی زندگیاں گزاری ہیں۔ اچھا یہ تو بتائیے

کرباب قریباً ایک سال سے آپ کے گروہ پر شکوہ نے نہایت دیدہ دلیری سے اصحاب رسول اللہ صلوٰۃ اللہ علیہم خصوصاً صحابہ ثلثہ سلام اللہ علیہم پر برسر باز ارغام طہر پزیر شروع کیا ہے۔ ہم نہیں سمجھتے کہ آپ کون سے مذہب پر ہیں۔ نہ تو آپ اصحاب رسول رضوان اللہ علیہم اجمعین کے راستہ پر چلتے ہیں نہ اسے امیر المؤمنین کے قدم پر اول الذکر کا راستہ تو معلوم ہے کہ وہ چوبہدایت راہی تعلیم قرآنی کے مطابق جہاں اصحاب کو تمام امت مرحومہ میں سب سے افضل جانتے ہیں بلکہ سابقہ امتوں سے بھی بہترین یقین کرتے ہیں۔ رہا ثانی الذکر حیدر صفدر باوجود اپنے توت حیدر کی وجہ غرضتاری کے تادم برگ اصحاب ثلثہ کے رفیق و تینا خوان رہے تھے جسپر ان کی اپنی کتاب مستطاب تلخ الملائکہ گواہ اور شاہ عادل ہے یہ امر دیگر ہے کہ آپ کے علماء دین نے ان کو ختم کر رکھا ہے کہ وہ معاذ اللہ لقیہ پر عامل تھے۔ ان کی زبان حق مزحمان سے اگر کوئی کلمہ خیر اصحاب رسول کے متعلق کہیں

مقام پر موجود ہو تو آپ کے ہادیان دین نے اس کو سوج کر کے ان کے فرمان کی تاویل خود تھے میں گویا آپ صاحبان نے صریح طور پر ان کے کلام کو عزیز محترم قرار دیا ہے۔ اسد اللہ کو سجدہ اپنے والد امیر کے خلفائے ثلثہ کی کورلیٹ کو تے رہے۔ مگر آپ ان کا شہدہ کھاتے ہوئے مدح کے بجائے تیر کی تحریک جاری کر رہے ہیں۔ بھلا یہ تو بتائیے کہ یہ تیر اور بیزاری کس مقصود اور بنا پر ہے۔

کلب علی، خلافت کو چھین کر خلفائے ثلثہ اس پر قابض ہو کر خود خلیفہ بن بیٹھے۔ اور چوبیس سال تک بدالہ اور اس کے خاندان عرش بنیاد کو تختہ جوڑ و جفا بنا کر طرح طرح کے مظالم کرتے رہے سلطنت ہاشمیہ کو چھین لینا بجائے خود ایک ظلم عظیم تھا۔ اس پر صبر نہ کر کے باغ فدک کو بھی چوبلیا حضرت زہرا خاتون کا حق تھا چھین لیا۔ بلکہ خلیفہ ثانی نے نہ جنت خاتون کی دختر نیک اختر کو بھی مزہ چھین کر اپنے جہالہ نواح میں لائے جن کا نام نامی ام کلثوم ہے۔ ملاحظہ ہو سنی المومنین صفحہ ۷ وغیرہ صفحات کتاب مذکور۔ اور تاریخ الانساب سادات شیرازی، کیا اس سے بڑھ کر بڑی بستی ہو سکتی ہے کہ شیر خدا کی موجودگی اور حاضری میں ان کے خاندان کی عصمت پر دست درازی کر کے اپنے مظالم کو انتہا تک پہنچایا۔ پھر ایسے لوگوں سے اگر تیر اور بیزاری نہ کریں تو کیا کریں۔

بنگش احوذ باللہ العظیم من ہذا لحظات اللہیم شیر بہ خصوصاً شیر خدا اکبر کی موجودگی میں یہ ناشدنی و ناگفتنی اگر حقیقت ایسا ہی ہے جس کو قاضی نور اللہ شومستری نے قلمبند کیا ہے تو عباد کریم و عظیم کہ صاحب موصوف شیر خدا کو کجا۔ وہ اپنے دل اور گروہ کے لحاظ سے کسی باعزت خطاب کے مستحق نہیں ہو سکتے۔ کجا وہ قوت و سطوت ہے انتہا جو ممکن نہیں کسی مخلوق کے احاطہ عقل میں آسکے، جیسا کہ باقر مجلسی حیات القلوب جلد دوم میں رقمطراز ہے۔ کہ

رسول خدا نے فرمایا ہے اگر تمام مخلوق اور کائنات عالم بلکہ ذرہ ذرہ تک ایک طرف ہوں۔ اور شیعوں کے امیر المومنین دوسری طرف ہوں۔ تو غرور ان پر غالب آجاسکا دیکھ کاٹے اس موقع پر ایک کمزور اور ضعیف البیان قلبہ کو ایسی ہی جرأت پہنچی تھی کچھ نہ کہہ سکا جبکہ شیراز ان آپ کے قول کے مطابق ایسی خیالات انکیز حرکت پر کسی قسم کی اسد الہی اور پر الہی کا جو سر نہ دکھائے۔ تو بہتر تو یہ تھا۔ کہ آپ صاحبانِ یزید مرید امیر المومنین سے جو کہ آپ ہی مجتہدین عظام نے ہم پر واضح کر دیا ہے۔ نیز اسی اور تبرک کا اعلان کرتے نہ کہ خلفاء ثلاثہ اور روحِ اشام و رحم کے جائزہ فائزین سے اس واضح بیان پر بھی اگر آپ کی آنکھیں نہیں کھل سکتیں۔ تو اس سے ایک زیادہ واضح اور محفوظ امر آپ کے سامنے پیش کر کے آپ کو اختیار دیتا ہوں کہ آپ ایمان اور عقل کی روشنی سے اوسپر ایک نظر ڈالو انصاف سے فیصلہ کریں۔ ایسا انصاف کہ ہر ایک ہی علم و عقل انسان اوس کو قبول کر سکے۔ دیکھو کلب علی اور کلب عباس آپ کے بیان سے صداقت صاف واضح ہے کہ آپ کے شیعیان علی سے رنجیدگی اور بیزاری دنیاوی دین پر ہے جس سے واضح ہوتا ہے کہ سجادہ المدینہ ولایت ائمہین علیہ السلام اور علیہ اور دیگر ائمہ نے اصلی قرآن مجید کو چھپائے رکھا۔ ملاحظہ ہو کافی مشیت کافی کے اس بیان کو دیکھتے ہوئے مثلاً یہ ہے کہ اصحاب ثلاثہ نیز اسی اور تبرک کے لائق ہیں۔ یا ایسا عقیدہ رکھتے والا شیعیہ۔

کلب علی۔ کیا آپ کا ان باتوں پر یقین اور ایمان ہے جو کہ آپ نے ہم پر خبر گیری کی طرف منسوب کئے۔
بنگش۔ نہ ہمارا آپ کی یہی روایات پر ایمان ہے۔ اور نہ ہی آپ کی بیان کردہ ضرورہ صفت کے ائمہ و جب کہ آپ کے نزدیک یہ قرآن صحیح نہیں بلکہ ایک ضعیفہ عثمانی ہے دیکھیں اپنی کتب اور مجتہدین لکھنؤ کے تقریری باتوں کو جو بالائے اتفاق اس مقدس قرآن مجید کو کجھوت اور ضعیفہ عثمانی بنکارتے ہیں۔

کلب عباس۔ حضرت ایک مشہور قول ہے کہ ہمارے چچا از حج پر گروہ مارے بود از در گروہ ہم نے تو سمجھ کر کھا تھا کہ آپ سے ہم کو علی و ائمہ نے ہمیشہ کیلئے نجات بخش دی ہے۔ لیکن منامدہاں برعکس نظر آیا اگر آپ اس سے پہلے ہمارے لئے ایک ما کی حیثیت میں تھے اب تو ہمارے لئے لعینہ اور ہمارے لئے بنگش۔ کلب عباس۔ اگر باس خاطر عباس دیانت اور سچائی سے کام لیکر جاری کیا کردہ تقریر پر کچھ روشنی ڈالو تو ہم فرمائے تو ہمارے لئے نہایت ایک شکر کا تحفہ حاصل ہوگا میں کسی قسم کی بد اعتقاد کو دل میں لانا بھی کفر سمجھتا ہوں میں آپ کو سچ سچ بتانا چاہتا ہوں کہ نتیجہ علی نے مراد ہماری آپ کا پیش کردہ علی ہے۔ ورنہ ہم وہ حقیقت سیدنا علیؑ تمہارا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نامہ است محمدی میں باشتناخ خلفاء ثلاثہ بہتر اور افضل ترین خیال کرتے ہیں جیسا کہ مجمع جمیع خطیبان اہل سنت ممبروں پر آنحضرت کا ذکر خیر بیان

فرماتے ہیں۔ اگرچہ ان میں بھی بہترین مقام پر غلو سے کام لیکر مدح سرائی میں حد سے تجاوز کر کے سادہ لوح اہل سنت کو غلط فہمی میں مبتلا کر کے ہیں۔ منجملہ پیشا جہاں کے ایک فقہ و بطور نظر نظیر پیش کرنا چاہتا ہوں۔ وہ یہ ہے منظر العجائب والخرائب غالب علی کل غالب اور دیکھتے اس خطبہ کے مرت کرتے والے نے ضمناً آپ کے مذہب کی تائید کرتے ہوئے ہشتاد ہزار مسلمانوں کے علاوہ خطیبوں اور جہاں مدعیان علم کو غلط فہمی کی ہے

خبردار لایزال و خازن دو اہل سال نہ منظر العجائب والخرائب تھے غالب علی کل غالب بلکہ اقول بہتر ہے پیشوا دین اور باقر مجلسی نہ صرف جلیلہ المتقین اپنے اعداء کے غلبہ حاصل کر سکے۔ ملاحظہ ہو کتاب مذکر ضعیفہ جس کا خلاصہ ترجمہ حسب ذیل ہے۔ کہ آپ کے امیر المومنین نے اپنی شیعہ فوج کو مخاطب کر کے فرمایا۔ کہ ہمارے مخالف کے فوج شناسی نے اپنا کام گاڑا جو کوفہ کے متصل ہے غارت کر کے نہ وہاں کر دیا اور تم جو کہ رزین ہیں۔ جلد کل چھوڑ کر کسی کے ہاتھ میں جنگ پر نکلنے کی زنجیر نہ ہوں تو تم لوگ شدت گرمی کو پیش کر کے اسکو سردی پر ملوئی کر کے رہتے ہو۔ اور جب سردی میں تنکو جنگ اور جدل پر اچھا ہوں تو تم سردی کا ہاتھ ڈھال بنا کر چوبوں کی طرح غلڑیں کھستے ہو۔ سیرا دل بہتاری اس بزدلی نے اندرون رنجی کر کے پیپ سے بھر دیا ہے کاش میں تم میں نہ ہوتا۔ یا تم لوگ علیا میٹ ہو کہ ہم کو اپنے وجود سے نجات دیں مہربان کلب عباس اوس فوج میں سے اکثر دینی زبان سے کہہ دیا تھا۔ لیکن باقر خود عرض نے علم اس کو چھوڑ دیا ہے

کلب عباس۔ وہ کیا کہ گئے تھے۔ خدایم پر مہربانی کر کے واضح کر دیتے ہمارے شکر ہوں گا۔
بنگش کتاب زہر وقت میں مرقوم ہے افسوس ہے کہ مجھے حدیثہ بھول گیا ہے وہ یہ کہ اوس وقت مشام و زرارہ اور باقر مجلسی کے سپر اور مرشدوں نے جو اوس وقت افواج حیرتی میں لباس نا اجدادی اور جان سپاری کے موجود تھے جگہ جگہ سے آواز بلند شدہ علی کو بکار کر عرض کیا کہ حضور پر نور امیر جنہ اس صاحب ذوالفقار آسمانی اسد اللہ اور ید اللہ اور غالب علی کل غالب کی حیثیت میں ایک جملہ سے مخالف نامکاروں کو صفحہ ہستی سے مٹا کر ہم کو نجات دلا سکے میں اس قدر کمزوری اور بے بسی کا اظہار ہم کو آپ سے باہر کر رہے ہیں۔

کلب علی آپ نے کلب عباس بنگش کے ایسے دشت بانگ سے شکام کے سننے سے بہتر ہے کہ بیک مینی و دو گوش کو تہ اللہ لکھنؤ میں پہنچا اپنے مجتہدین کے سامنے یہ واقعات پیش کر کے داد خواہی اور تہائی کے لئے ان سے التجا کریں۔ اچھا بنگش اب ہم خدمت مہربان ہیں۔ اگر زندگی اور عاقبت تقییب ہو تو کسی وقت پھر ملاقات کے لئے جنس کر کے آپ کو اپنے خیالات کے اظہار کا موقع دیوں گے۔
بنگش اچھا اب خدمت اور آپ کا دوبارہ تشریف لانا خدائے کر کے کہ آپ کے لئے ہدایت کا موجب بجاؤ

مسلم لیگ اور خاکار

بقیہ ص ۳

ہیں۔ اسے فریب خوردہ اشخاص مذکورہ بالا عبارت کو غور سے پڑھیں۔ کیا یہ سچے مذہب کے داعی نے ایسا ہی دعویٰ میں کیا، میرزا نے قادیان و دیگر مدعیان نبوت نے بھی مسلمانوں کو بھی کہا تھا کہ جس اسلام پر تم عمل رہے ہو وہ غلط ہے، اصلی اور نبوی اسلام ہم سے سیکھو مشرقی صاحب بھی ان کے نقش قدم پر چلکر ایک ایسا ناکر و تیار کر رہے ہیں جو ان کو اپنا واحد لاشریک حاکم اور معصوم و منزه عن الخطا تسلیم کر لیں۔ اور قرآن مجید کا جو مطلب مشرقی صاحب بیان کریں اسی کو صحیح قرار دیں اس لئے مشرقی صاحب فرماتے ہیں کہ دوسو برس سے ایک عالم ایک اولی الامر اور ایک مولوی بھی گذشتہ دوسو برس سے ہندوستان میں نظر نہیں آتا۔ غلط نہایت ص ۱۱ (باقی وارہ)

ادارہ عالیہ محمدیہ عسکریت کے احکام و ہدایات

- ۱۔ فوج محمدی کی تمام جماعتیں حید الشحی کے رتذ اپنے قصبہ میں پریڈ کے بعد اسلامی حید کے کی سلامی دیں
- ۲۔ شیخ عبد الخیر صاحب بٹ امیر العسکریت کی سفارش اور سیان محمد جان صاحب امیر العسکریت شمالی کی منظوری سے میاں غلام ربانی صاحب کراٹھ امیر عسکریت اور جناب خدائے صاحب کو ناظم فوج و شیخ فضل اللہ صاحب و مستری غلام مروت صاحب سردو کو ناظم تقریر کیا جاتا ہے
- ۳۔ مولانا محمد باؤ صاحب ناظم ادارہ عالیہ محمدیہ عسکریت کو دنس یوم کی رخصت ۸ جنوری سے دی گئی۔ انکی جگہ میاں محمد جان صاحب امیر العسکریت شمالی کا تقرار عارضی طور پر منظور کیا گیا
- ۴۔ محمدیہ۔ کہوڑ لیکا، کھنڈ شریف، نبول، کوہ مری اور کلکتہ کی جماعتیں انصار سیان کی مکمل فہرست بہت جلد ادارہ عالیہ میں ارسال کریں
- ۵۔ قاضی عبد الغفور صاحب صاحب کو کھلیا جائے کہ اراضی کھنڈ ال و حیدر مقامات بہت جلد جماعتیں قائم کر کے انصار سیان کی مکمل فہرست ادارہ عالیہ محمدیہ میں ارسال کریں
- ۶۔ امیر العسکریت حیدر مری جب ذیل عرسوں پر تبلیغی کمپ لگانے کا انتظام کریں، انصار کے اور دی محابہ دہان خدمت خلق کا مظاہرہ کریں۔ ۱۸۔ ۱۹۔ ۲۰۔ ۲۱۔ ۲۲۔ ۲۳۔ ۲۴۔ ۲۵۔ ۲۶۔ ۲۷۔ ۲۸۔ ۲۹۔ ۳۰۔ میرا شریف ۱۱۔ ۱۲۔ ۱۳۔ ۱۴۔ ۱۵۔ ۱۶۔ ۱۷۔ ۱۸۔ ۱۹۔ ۲۰۔ ۲۱۔ ۲۲۔ ۲۳۔ ۲۴۔ ۲۵۔ ۲۶۔ ۲۷۔ ۲۸۔ ۲۹۔ ۳۰۔